بانی: مجتہد العصر مفتی دوران حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی
بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی

ید اللہ علی الجماعۃ۔ ترمذی
لا جماعۃ الا بامارۃ۔ دارمی

جماعت اہلحدیث کا خصوصی ترجمان

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی
نگران اعلیٰ: حافظ عارف سلمان روپڑی

جلد 56 | جمعۃ المبارک | 22 ربیع الثانی 1433ھ 16 تا 22 مارچ 12ء | شمارہ 11 | فون 7656730 فیکس 7659847

توحید

توحید امن کی ضامن اور شرک فساد کی جڑ ہے۔ توحید دین اسلام کی بنیاد ہے۔ توحید کو اپنائے بغیر کوئی انسان حقیقی مسلمان کہلانے کا حق نہیں رکھتا

توحید اس کائنات ارض وسماء کی سب سے بڑی سچائی ہے۔ انسان کا ہمیشہ یہ عقیدہ ہو کہ جس طرح اس کائنات کی تخلیق میں اس (اللہ) کا کوئی شریک نہیں اسی طرح اس کا نظام چلانے میں اس کا کوئی ساجھی نہیں، وہ اپنی ذات وصفات میں وحدہ لاشریک ہے اور اپنے اختیارات وتصرفات میں بھی وحدہ لاشریک ہے۔ اس کا علم واقتدار کائنات کے ذرے ذرے کو محیط ہے۔ وہ اپنی سلطنت سے ایک لحہ کے لیے بھی غافل نہیں ہوتا۔ اسے نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ ہی اسے تھکن لاحق ہوتی، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اسے کبھی فنا نہیں، وہ احد ہے اس کا کوئی ثانی نہیں، وہ صمد ہے، وہ بے نیاز ہے، اس کی صفات لامحدود اور اس کے خزانے لاانتہا ہیں۔ اسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، زندگی کے ہر لحہ میں صرف اسی کو پکارنا حق ہے، کیونکہ وہی داتا، دستگیر اور بے بسوں کی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کو داتا، دستگیر، حاجت روا، مشکل کشاء اور مختار کل بھی مانتے ہیں لیکن محمد عربی ﷺ کی اطاعت کا انکاری ہونے کے ساتھ ساتھ پیروں، فقیروں، ملنگوں، بےعمل مولویوں کی جھوٹی بات کو نبی کے قول پر ترجیح دیتے ہیں وہ کافر ہیں، خواہ وہ خود کو محب رسول کہلوانے پر کتنے ہی مصر ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میری شفاعت کے مستحق وہ لوگ ہوں گے کہ جنہوں نے صدقِ دل سے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا۔ [صحیح بخاری]

نوٹ: یاد رہے ایک اللہ کے آگے سر بسجود ہونے والا انسان عزت وسرفرازی کے ایسے بلند مقام پر فائز ہوتا ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے جابر وبادشاہ اسے پرکاہ سے بھی ہلکے دکھائی دیتے ہیں۔ جب تک انسان عقیدہ توحید کا قائل نہ ہو وہ دنیا کی ہر طاقتور چیز سے خوف کھاتا ہے۔

جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس www.jaamia.com

ارحم الراحمین کی رحمت کے کرشمے

وعن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال قدم علی رسول الله ﷺ سبی فاذا امرأة من السبی تسعی اذا وجدت صبیافی السبی اخذته فالزقته ببطنها فأرضعته فقال رسول الله ﷺ أترون هذه المرأة طارحة ولدها فی النار؟قلنا: لا والله فقال لله ارحم بعباده من هذه بولدها. (صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمة الولد وتقبیله ومعانقته ،حدیث:٥٩٩٩،صحیح مسلم کتاب التوبة ،باب فی سعة رحمة الله تعالیٰ حدیث:٢٧٥٤) عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے پس (آپ نے دیکھا) ان میں سے ایک عورت (اپنے بچے کی تلاش میں) دوڑتی پھرتی تھی جب قیدیوں میں سے وہ کوئی بچہ پاتی تو اسے پکڑ کر اپنے سینے سے چمٹا لیتی اور اسے دودھ پلانے لگتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے کہا، نہیں اللہ کی قسم، آپ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے، جتنی یہ عورت اپنے بچے پر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی مثال بہت اچھی مثال دے کر سمجھایا۔ جس کو عقلاً سمجھنا کوئی مشکل نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: **لما خلق الله الخلق کتب فی کتاب فهو عنده فوق العرش ان رحمتی تغلب غضبی** ۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے اپنی اس خاص کتاب میں جو اس کے پاس عرش پر ہے لکھ دیا کہ میری رحمت، میرے غصے پر غالب ہوگئی۔ ایک روایت میں ہے: **سبقت غضبی** میرے غصے پر سبقت کرگئی ہے۔ (صحیح بخاری کتاب التوحید، باب (ویحذرکم الله نفسه) حدیث:٧٤٠٤، صحیح مسلم کتاب التوبة باب فی سعة رحمة الله حدیث: ٢٧٥١) اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ایک مثال رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمائی: **جعل الله الرحمة مائة جزء فأمسک عنده تسعة وتسعین والزل فی الأرض جزء ا واحدا فمن ذلک الجرء یتراحم الخلائق حتی ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشیة ان تصیبه**، اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے ان میں سے ننانوے اپنے پاس محفوظ رکھ لیے اور ایک حصہ زمین میں اتارا، اسی ایک حصے کی وجہ سے اللہ کی تمام مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ ایک جانور بھی اپنا کھر اپنے بچے سے ہٹالیتا ہے کہ کہیں اسے تکلیف نہ پہنچے۔ (صحیح بخاری کتاب الادب، باب جعل الله الرحمة مائة جزء احدیث:٦٠٠٠) اللہ رحیم وکریم صغیرہ گناہوں کو تو اپنی رحمت سے ہی معاف فرما دیتا ہے اور ان پر گرفت بھی نہیں فرماتا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ! مجھ سے ایسا جرم سرزد ہوگیا ہے جس پر میں سزا کا مستحق ہوگیا ہوں۔ آپ وہ سزا مجھ پر نافذ فرمائیں (اتنے میں) نماز کا وقت ہوگیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوگیا تو اس نے (پھر) کہا، یارسول اللہ! مجھ سے قابل سزا جرم ہوگیا ہے آپ میرے بارے میں اللہ کی کتاب (کا حکم) نافذ فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا: تیرا گناہ معاف ہوگیا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب المحاربین، باب اذا اقربا بالحد ولم یبین هل للامام أن یستر علیه ،حدیث: ٦٨٢٣) اس شخص پر شرعی حد (شراب نوشی ،یا زنا وغیرہ کی) نہیں تھی کیونکہ یہ حدیں نماز سے معاف نہیں ہوسکتیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **واقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنت یذهبن السیئات** (هود:١١٤) اور نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں پر (صبح وشام) اور رات کے کچھ حصے میں، بے شک نیک کام برائیوں کو مٹا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور معاف فرمادے۔ آمین

ہفت روزہ
تنظیم اہلحدیث لاہور

جماعت اہلحدیث کا ترجمان

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

فون: 7656730 / 7670968 فیکس : 7659847

جلد 56 ☆ شمارہ 11
22 ربیع الثانی ☆ 1433ھ
16 مارچ ☆ 2012ء
C.P.L - 104

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

شام میں بشارالاسد کی خون آشامی اور عالم اسلام کی بے حسی

شام میں بشارالاسد کے خلاف اٹھنے والی تحریک میں اس وقت تک ساڑھے سات ہزار سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور ابھی قتل وغارت کا یہ بازار پوری شدت سے گرم ہے۔ اس وقت جب میں یہ سطور لکھ رہا ہوں اس وقت اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کوفی عنان ناکام مذکرات کے بعد شام سے واپس روانہ ہو چکے ہیں اور آج بھی چونتیس افراد قتل کر دیئے گئے ہیں۔ شام ایک مختلف العقائد پر مشتمل لوگوں کا ملک ہے یہاں پر علوی، دروزی، کرد، اسماعیل، سنی العقیدہ اور عیسائی مذہب کے لوگ آباد ہیں بشارالاسد حکومت نے فوج اور سول سروسز میں اعلیٰ تمام عہدوں پر علویوں کو فائز کیا ہوا ہے حالانکہ ان کی تعداد ملک میں گیارہ فیصد سے بھی کم ہے اور یوں عملاً وہ سیاہ وسفید کے مالک ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان ''کہ کفر کی حکومت تو برقرار رہ سکتی ہے لیکن ظلم کی حکومت برقرار نہیں رہ سکتی۔'' بشار نے اپنی حکومت کی بنیاد ہی ناانصافی پر رکھی ہوئی ہے اور اسی وجہ سے باقی تمام گروہوں میں نہ صرف بشار حکومت بلکہ علویوں کے خلاف بھی شدید نفرت پائی جاتی ہے۔ ظلم اور ناانصافیوں کے خلاف اندر ہی اندر پکنے والے اس لاوے نے تقریباً گیارہ ماہ قبل باقاعدہ ایک مزاحمتی تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ بشار حکومت نے اس تحریک کو مذہبی جنونیوں کے رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی اور مغرب کی نقالی میں القاعدہ کو مورد الزام ٹھہرا کر اس تحریک کو طاقت سے کچلنے کی بھرپور کوشش کی، اس کا خیال تھا کہ پورا مغرب اس پروپیگنڈے کی بدولت میری پشت پر آ کھڑا ہوگا، چنانچہ حکومتی سطح پر بھرپور مہم چلائی گئی کہ اس تحریک کا مقصد علویوں، سیکولر طبقہ اور عیسائیوں کو ملک سے باہر نکالنا ہے اور یہ کہ یہ ایک مذہبی فرقہ واریت کا شاخسانہ ہے، اس تحریک کو ابتداء سے ہی انتہائی سختی سفاکی اور بے رحمی سے کچلنے کی کوشش کی گئی، شہروں کے گرد ٹینک لا کر کھڑے کر دیئے گئے۔ مظاہرین پر باقاعدہ بمباری کی جاتی گویا یہ اپنے ملک کے باشندے نہیں بلکہ کسی دشمن ملک کی فوج ہے جسے بزور ختم کرنے کے لیے تمام حربے عین قرین مصلحت ہے۔ ادھر بشار حکومت جو پرامن حالات میں بھی اپنے ملک میں تقسیم کرو اور حکومت کرو کے فارمولے پر عمل پیرا تھی، اس نے اپنی حامی ملیشیا کے علاوہ عیسائیوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ یہ مذہبی جنونی لوگ ہیں اور اگر یہ تحریک کامیاب ہو گئی تو یہ عیسائیوں کو ملک سے نکال دے گی۔ ادھر علویوں کو خوفزدہ کیا گیا کہ اس تحریک کی کامیابی کی صورت میں شام میں سنی العقیدہ لوگوں کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ جو چن چن کر شیعہ آبادی کو ختم کرے گی، حکومت کا خیال یہ تھا کہ اس کی یہ پروپیگنڈہ مہم کامیاب ہوگی۔ ادھر شیعہ، اسماعیلی، عیسائی آبادی حکومت کی حمایت میں اٹھ کھڑی ہوگی، اس کے مقصد کے لیے علویوں میں بے پناہ اسلحہ تقسیم کیا گیا، ادھر انہیں مغربی طاقتوں کی حمایت کا یقین تھا، مزاحمتی تحریک میں شاید اتنی شدت پیدا نہ ہوتی لیکن جب حکومت نے ظلم وتشدد کے ذریعے اس تحریک کو خونی بنا دیا تو پھر تاریخ گواہ ہے کہ کبھی کوئی تحریک ظلم سے دبائی نہیں

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر:۔ پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی : حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر : حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر انتظامی : مولانا عبداللطیف حلیم
منیجر: شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ/ڈیزائننگ :وقار عظیم بھٹی
0300-4184081

فہرست

اداریہ	3
الاستفتاء	5
تفسیر سورۃ النساء	7
حافظ محمد محدث گوندلوی	9
حکمران کیسا ہو؟	12
ذکر الٰہی اطمینان قلب کا مؤثر ذریعہ	14
ایک قابل رشک جنازہ کا......	17

زر تعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 300 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ ''تنظیم اہلحدیث'' رحمن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

جاسکتی۔ظلم کے خلاف اٹھنے والی تحریک کو جب مزید ظلم کر کے ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو پھر اندر کا لاوا بھی اتنی ہی قوت سے باہر آتا ہے۔ چنانچہ یہی حال شام میں ہوا، ابتداء میں جو لوگ سیکورٹی فورسز کے خلاف ہتھیار اٹھانے کے خلاف تھے، اب اتنی قتل وغارت کے بعد بھی وہ پرامن نہیں رہے۔ مظاہرین پر جیلوں کے اندر ایسا وحشیانہ اور ظالمانہ سلوک کیا جاتا رہا ہے کہ جب ان پر تشدد اور ظلم کی انتہاء کی بناء پر موت واقع ہو جاتی تو یہ خبریں باہر جلتی پر تیل کا کام دے رہی ہیں۔ گزشتہ دنوں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے جنرل سیکرٹری بان کی مون نے جب بشارالاسد حکومت کے مظالم کا نقشہ 193 ممالک کے مندوبین کے سامنے پیش کیا اور بتایا کہ کس طرح سرکاری فوج شہریوں کو قتل کر رہی ہے اور جیلوں میں قید مظاہرین کو کس کس شرمناک اور وحشیانہ طریقے سے تشدد کر کے قتل کیا جارہا ہے؟ تو کئی مندوبین کی آنکھیں نم آلود تھیں، اب مغرب بھی بشارالاسد کی یہ بے پر کی بات ماننے کو تیار نہیں کہ یہ تحریک القاعدہ کی ہے اور اب شام میں رہنے والے عیسائی، علوی، اسماعیلی، دروز، کرد بھی لوگ یہ جان چکے ہیں کہ یہ تحریک بشارالاسد حکومت کے ظالمانہ اقدام کے خلاف ہے جو خوف ان گروہوں کو دلایا گیا تھا کہ سنی لوگ تمہارے خلاف تحریک چلا رہے ہیں ان پر یہ حقیقت آشکار ہو چکی ہے چنانچہ اب یہ تمام گروہ بھی حکومت مخالف تحریک کا حصہ بن چکے ہیں۔ادھر اپوزیشن رہنماؤں سے جو جلاوطنی اختیار کر چکے ہیں شامی قومی کونسل کے نام سے عالمی ضمیر کو جھنجوڑ رہے ہیں لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ عالمی اداروں کو انسانی قتل وغارت روکنے کے لیے جس پیمانے پر اقدام کرنے چاہییں تھے وہ نہیں کیے جارہے۔ عالم اسلام پر اس وقت بھاری ذمہ داری یہ ہے کہ جس پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر ایک بے گناہ انسان کے قتل میں زمین وآسمان والے سارے بھی شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں وہ اللہ سب کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے۔ آج اسی نبی کا کلمہ پڑھنے والے محض ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کی پاداش میں روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں بے گناہ قتل کیے جارہے ہیں اور ڈیڑھ ارب کے قریب مسلمان چین کی نیند سو رہے ہیں، وہ ملک جس کے لیے بابرکت ہونے کی دعائیں اور پیشین گوئیاں نبی رحمت ﷺ کر گئے، آج مسلمانوں کا مقتل بنا ہوا ہے۔ عرب لیگ او، آئی، سی اور پانچ درجن کے قریب مسلمان حکمرانوں پر یہ مذہبی فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور بشارالاسد کے خون آشام ہاتھوں کو روکیں۔ ورنہ یہ تمام عنداللہ مجرم ہوں گے کہ بے گناہ انسانی خون بہتا رہا اور تم حکومت کے مزے لیتے رہے۔ ہم عوام الناس تو اپنے اللہ سے دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس خون آشام بھیڑیے پر اپنا قہر نازل فرما اور دن رات جیلوں کو اذیت ناک موت کو گلے لگانے والوں کی اس ظالم فرعون سے جان چھڑا تا کہ وہ لوگ پرامن طور پر اپنے گھروں میں زندگی بسر کر سکیں۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم.

سینٹ اور ضمنی انتخابات آئندہ عام انتخابات کی ریہرسل

قانون ساز ادارے یعنی پارلیمنٹ کے ایوان بالا کے 54 نومنتخب ارکان آج حلف وفاداری اٹھا کر 6 سال کے لیے سینٹ کے رکن بن جائیں گے آج ہی کے جنگ ملتان میں وفاقی وزیر مذہبی امور کا بیان آیا ہے کہ سینٹ کے رکن بننے کے لیے ایک ایک ووٹ 25 سے 50 لاکھ میں خریدا گیا ہے۔ سینٹ کے الیکشن کے اگلے ہی روز عالمی اخبارات نیویارک ٹائمز اور دیگر نے ہماری سینٹ کے انتخابات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ پاکستان میں ایک درمیانے درجے کی ٹیکسٹائل مل لگانے کے لیے پچاس کروڑ روپے لگتے ہیں اور سینٹ کا رکن بننے کے لیے ساٹھ سے پینسٹھ کروڑ لگتے ہیں لیکن مل لگانے سے سینٹ کا رکن بننا زیادہ منافع بخش ہے۔ اسمبلیوں کے اندر بھرے ہوئے بریف کیسوں کی بازگشت ساری دنیا نے سنی ہی تھیں کیمرے کی آنکھ سے دیکھی بھی گئی ہے۔ اب بتائیں عوام کا جو نمائندہ 56 کروڑ روپے خرچ کر کے چھ سال کے لیے پارلیمنٹ کے ایوان بالا میں جائے گا وہ بمع منافع اپنی رقم پوری کرے گا یا قانون سازی کرے گا؟ اس کی تو خرچ کی ہوئی اس رقم کی وصولی ایک کروڑ روپے کے قریب ماہانہ بنتی ہے اور انتہائی منافع بخش کاروباری ہونے کے ناطے کم از کم تین کروڑ روپے ماہانہ تو اسے کمانے چاہییں۔ پاکستان کے علاوہ دنیا کا کوئی بھی ملک ہوتا اور اس پر دنیا بھر میں یوں تبصرے ہوتے تو تمام ارکان مستعفی ہو جاتے۔ آج کے اخبار میں آیا ہے کہ ملائشیا کی خاتون وزیر نے کرپشن کا الزام لگنے پر استعفیٰ دے دیا۔ مہذب دنیا میں اگر کوئی اپوزیشن لیڈر یا میڈیا کسی پر کرپشن کا الزام لگا دے تو وزیر کیا وزیراعظم فی الفور مستعفی ہو جاتا ہے۔ جبکہ ہمارے ہاں آج مورخہ 12 مارچ جنگ ملتان میں وزیراعظم یوسف رضا گیلانی سے صحافیوں نے جب سوال کیا کہ آپ کا تو سارا خاندان ہی کرپشن پر لگا ہوا ہے تو کتنی ڈھٹائی سے جواب دیا کہ حج سکینڈل میں عدالت نے میرے بیٹے کو بری کر دیا ہے۔ غیرت ہوتی تو بیٹے پر حج کرپشن کا الزام لگتے ہی وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے دیتے پھر دیکھتے بیٹا الزام سے بری کیسے ہوتا ہے؟ اور پھر دبئی پلازوں کی گنتی بھی سامنے آجاتی۔ ادھر قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ضمنی انتخابات بھی مکمل ہو چکے ہیں، پیپلز پارٹی کی امیدوار جوزنانی ہو کر اپنے مردانہ تھپڑوں کی برکت سے جیت بھی چکی تھی لیکن سپریم کورٹ کے ازخود نوٹس نے الیکشن کمشن کو بھی متحرک کر دیا اور محترمہ کو دو سال کے لیے نااہل قرار دے دیا گیا۔ ادھر حلقہ قصور سے ڈاکٹر عظیم الدین لکھوی کی کامیابی کو کس طرح جھرلو کے ذریعے ناکامی میں تبدیل کیا۔ آئندہ عام انتخابات کا نقشہ ان دو واقعات نے ہی واضح کر دیا ہے۔ ادھر ملتان حلقہ 148 سے وزیراعظم کے صاحبزادے موسیٰ گیلانی نے 92 ہزار ووٹ حاصل کیے جبکہ ہارنے والے ایک امیدوار عبدالغفار ڈوگر کے ووٹ 46 ہزار تھے۔ غیر اہم امیدواروں اور ضائع شدہ ووٹوں کی کل تعداد اگر شمار کی جائے تو یہ حقیقت خود بخود سامنے آتی ہے کہ پولنگ سٹیشنوں پر تو اتنے ووٹ نہیں ڈالے گئے۔ فرشتے کب؟ کہاں؟ اور کیسے؟ کام دکھا گئے۔ آئندہ عام انتخابات منصفانہ، آزادانہ، غیر جانبدارانہ اور شفاف ہوں گے۔ بس انتخابی عملہ ذرا اپنے رخساروں اور دیگر اعضاء کی مالش کر کے آئے اور اگر کہیں فرشتے کام دکھا گئے تو حکومت بری الذمہ ہوگی، ویسے بھی یہ حکومت ہر الزام سے بھری ہونا جانتی ہے۔

☆......☆......☆

الاستفتاء

مفتی عبید اللہ خاں عفیف

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرح متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں مسمی ریاض احمد خان شادی کے بعد سسرال ہی کے گھر میں رہنے لگا اور سسرال ہی کے مکان میں میں نے اپنا کاروبار شروع کر دیا۔ سسرال والوں نے جھگڑا کر کے مجھے مکان سے بھی نکال دیا اور میرے کاروبار پر بھی قبضہ کر لیا اور میری نے ذاتی مکان کا مطالبہ کر دیا جو میں پورا نہ کر سکتا تھا۔ اس بات کو عذر بنا کر بیوی اپنے والدین کے گھر میں ہی رک گئی اور میں الگ کرائے کے مکان میں رہنے لگا۔ ایک دن میرے سمدھی جن کے ہاں میں نے اپنی بچی کا رشتہ طے کیا ہوا تھا، میرے پاس سادہ کاغذ لے کر آئے اور کہا کہ تم اس سادہ کاغذ پر دستخط کر دو میں آپ دونوں میاں بیوی کے درمیان صلح کی کوشش کرتا ہوں، لہٰذا میرے سسر کے انتقال پر میرے بھائی جب تعزیت کے لیے ان کے گھر گئے تو انہیں علم ہوا کہ میرے دستخط والے کاغذ پر میری بیوی نے طلاق لکھوا کر دوسری جگہ نکاح کر لیا ہے۔ واضح رہے کہ میرے پانچ بچے ہیں، ایک بیٹا میرے پاس باقی میری بیوی کے ساتھ سب سے چھوٹی بچی کی عمر گیارہ سال ہے۔ جواب طلب سوال یہ ہیں کہ: (۱) دھوکے کے ساتھ سادہ کاغذ پر دستخط کروا کر اس پر طلاق لکھ لینے سے کیا طلاق واقع ہو جاتی ہے؟ (۲) میری مرضی کے بغیر بچے جب اس نے اپنے پاس رکھے تو کیا اس کا نان ونفقہ میرے ذمہ ہے؟

سائل: ریاض احمد خان، گلبرگ کراچی

الجواب بعون اللہ المالک الوہاب ومنہ الصدق اقول وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق:

بشرط صحت سوال مسؤلہ کی طلاق چونکہ دھوکہ پر مبنی ہے، خاوند سے دھوکہ میں سفید کاغذ پر دستخط لے کر بعد میں از خود طلاق نامہ تحریر کر لیا گیا جبکہ طلاق شرعاً وہ معتبر ہوتی ہے جو عاقل بالغ خاوند اپنے اختیار اور مرضی اور بلا جبر واکراہ طلاق دے، کیونکہ طلاق صرف خاوند کا حق شرعی ہے اور اس کے اس حق شرعی کو چھینا نہیں جا سکتا۔ جیسا کہ قرآن مجید کی حسب ذیل پانچ نصوص صریحہ سے بلا کسی غبار کے صاف واضح ہے۔

(1) فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ .

''پھر اگر کوئی اپنی بیوی کو (تیسری) طلاق دے ڈالے تو وہ عورت اس پر اس وقت تک حلال نہ ہوگی جب تک کسی اور سے آباد رہنے کی نیت سے نکاح نہ کرے۔'' (البقرہ:۲۳)

2. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا .

''اے ایمان والو! جب تم مؤمن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر جماع سے قبل انکو طلاق دے ڈالو تو تمہارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں'' [الاحزاب:۴۹]

(3) وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ.

''اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ عدت گزرنے کو پہنچ جائیں تو ان کو طلاق دہندہ خاوندوں سے از نو نکاح کرنے سے مت روکو جب وہ قاعدہ کے مطابق باہم راضی ہوں۔'' [البقرہ:۲۳۲]

(4) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ.

''اے نبی ﷺ آپ (مومنوں کو کہہ دیجیے کہ) جب تم عورتوں کو طلاق دو تو عدت (طہر) میں طلاق دو۔'' (الطلاق:۱)

(5) وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ.

''اور جب تم نے عورتوں کو (رجعی) طلاق دی ہو تو پھر وہ اپنی عدت گزرنے کے قریب پہنچ جائیں تو یا تم ان سے قاعدہ کے مطابق رجوع کر کے نکاح میں رکھو یا پھر شریعت کے مطابق ان کو چھوڑ دو۔'' (البقرہ:۲۳۱)

شیخ الاسلام امام ابن قیم فرماتے ہیں: **فجعل الطلاق لمن نکح لان لہ الامساک وھو الرجعۃ.** [فقہ السنۃ ج۲، ص ۲۲۰]

''اللہ تعالیٰ نے طلاق کا حق چونکہ نکاح کرنے والے کو دیا ہے اس لیے امساک (رجعی طلاق) کا حق بھی اسے ہی دیا ہے۔''

ان پانچوں آیات اور امام ابن قیم کی وضاحت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے طلاق کا حق صرف شوہر کو ہی دیا ہے۔ امساک (رجوع) کا حق خاوند کو حاصل ہے، لہٰذا ان آیات سے ثابت ہوا کہ مذکورہ طلاق قرآن کی ان نصوص کے خلاف دھوکہ دہی پر مبنی ہے لہٰذا واقع ہی نہیں ہوئی۔

ان آیات کے ساتھ ساتھ احادیث بھی ملاحظہ فرمائیے!

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال اتی النبی ﷺ رجل فقال یارسول اللہ ﷺ ان سیدی زوجنی امتہ وھو یرید ان یفرق بینی وبینھما قال فصعد رسول اللہ ﷺ المنبر فقال یاایھا الناس ماہال احدکم یزوج عبدہ امتہ ثم یرید ان یفرق

بینھما؟ انما الطلاق لمن اخذ بالساق. [ابن ماجه باب طلاق العبد ج ٢، ص ٢، ص ١٥٢]

"حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا کہ میرے آقا نے میرا نکاح اپنی لونڈی سے کر دیا تھا اب وہ ہم کو ایک دوسرے سے جدا کرنا چاہتا ہے تو رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا تم میں سے فلاں کا کیا حال ہے اور کیسا آدمی ہے جو اپنی لونڈی کے ساتھ اپنے غلام کا نکاح کرنے کے بعد اب ان میں تفریق کرنا چاہتا ہے (یاد رکھو!) طلاق کا حق صرف بیوی کو چھونے والے ہی کو ہے کسی اور کو نہیں۔"

ان حدیث ابن عباس وان کان فی اسنادہ مافیه فالقرآن یعضده وعلیه عمل الناس کمافی التعلیق المغنی. (انجاز الحاجة ج ٦، ص ٥٧٥، ٥٧٦) یہ حدیث عبداللہ بن لہیعہ کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن چونکہ قرآن کی مذکورہ آیات سے اس کو تقویت پہنچی فتویٰ اسی پر ہے۔

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں: اس حدیث سے ثابت ہوا حق ایقاع طلاق فقط شوہر کو ہے لہٰذا سوالنامہ میں مسؤلہ طلاق پر دھوکہ سے دستخط کروا کر جھوٹی طلاق لکھی گئی ہے لہٰذا شرعاً غیر معتبر ہونے کی وجہ سے نکاح قائم اور بحال ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے شراب پلا کر طلاق کے سادے کاغذ پر شوہر کا انگوٹھا لگوا لیا اور اس پر طلاق نامہ لکھ دیا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ فرضی طور پر کسی سے کسی کی طرف سے طلاق نامہ لکھ دینے سے اور بدون اطلاع اس امر کے کہ اس کاغذ میں طلاق لکھی ہوتی ہے شوہر کا انگوٹھا لگوا لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اسی طرح سفید سادہ کاغذ پر کسی حیلہ سے شوہر کا انگوٹھا لگوا کر بعد میں اس کاغذ میں طلاق لکھ دینے سے شوہر کی طرف سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ کما فی حدیث ابن ماجه الطلاق لمن لم اخذ بالساق اور شامی میں ہے: وکذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یملته بنفسه لایقع الطلاق مالم کتابة.

ردالمختار ج ٢ ص ٥٨٧ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی ج ٩ ص ١٠٠ اور ١٤٥ خلاصہ کلام یہ کہ مذکورہ بالا قرآن وحدیث اور فقہ کے مطابق یہ طلاق شرعاً معتبر نہیں بلکہ دھوکہ وفراڈ پر مبنی ہے لہٰذا نکاح قائم اور بحال ہے

جواب نمبر 2:۔ چونکہ عورت بلاوجہ روٹھ کر میکے بیٹھی ہوئی ہے جو قرآن وفقہ کی زبان میں ناشزہ ہے اور ناشزہ بیوی نان ونفقہ کی مستحق نہیں ہوتی۔ چنانچہ فتاویٰ نذیریہ ج ٣ میں شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین محدث اسی قسم کے سوال کے جواب میں تصریح فرماتے ہیں۔

صورت مسؤلہ میں جبکہ عورت بلا اجازت اپنے شوہر کے گھر سے نکل گئی ہے اور بلانے پر شوہر کے گھر آنے سے بالکل انکار کرتی ہے تو وہ عورت بلاشبہ ناشزہ ہے۔ اس نشوز کی وجہ سے اس کو نان ونفقہ وصول کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: غیر اخراج فان خرجن فلا جناح علیکم الایة. جامع البیان میں ہے: وھذا بل علی انھا کانت مخیرة بین الملازمة واخذ النفقة وبین الخروج وترکھا انتھی

(فتاویٰ نذیریہ ج ٣ ص ١١٠)

مفتی عزیز الرحمٰن اسی قسم کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں جبکہ وہ عورت شوہر کے گھر سے خلاف مرضی شوہر کے اپنی باپ کے گھر چلی گئی نفقہ اس کا ساقط ہو گیا اگر وہاں رہتے ہوئے شوہر اس کا نفقہ نہ دے گا تو گنہگار نہیں ہوگا اور اگر دے دے تو شوہر کا تبرع اور احسان ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند از عزیز الرحمٰن عثمانی ج ١١ ص ١١٢)

☆......☆......☆

شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف راجووال کو صدمہ!

مولانا عبداللہ سلیم مرحوم کی اہلیہ 9 مارچ بروز جمعۃ المبارک قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور شب زندہ دار خاتون تھیں، مرحومہ کی نماز جنازہ پروفیسر عبدالرحمٰن محسن نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں حافظ عبدالستار حماد، مولانا بارک اللہ صمصام، مولانا ابراہیم خلیل ودیگر مقامی احباب نے شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین

(دعا گو: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی کوٹرادھا کشن)

قرآن وسنت کانفرنس

مرکزی جمعیت اہلحدیث شہر اوکاڑا کے زیر اہتمام مورخہ 20 مارچ بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد البدر اہلحدیث سیٹھ کالونی اوکاڑا میں بسلسلہ نفاذ اسلام قرآن وسنت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں مولانا محمد نواز چیمہ، مولانا محمد اقبال قصوری خطاب فرمائیں گے۔

(منجانب: عمر فاروق لکھوی ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث شہر اوکاڑا

(0321-6959452)

خطبات جمعۃ المبارک

☆...... مورخہ 23 مارچ کا خطبہ جمعۃ المبارک ولی کامل حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند محترم حافظ محمد اسماعیل عزیز میر محمدی ارشاد فرمائیں گے۔

مورخہ 30 مارچ کا خطبہ جمعۃ المبارک پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد ناظم تعلیمات مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان ارشاد فرمائیں گے۔

آغاز خطبہ 12:30 بجے، تمام احباب جماعت سے شرکت کی اپیل ہے۔

(الداعی الی الخیر: عبداللہ یوسف ناظم مدرسہ دارالحدیث ساہیوال روڈ اوکاڑا)

تفسیر سورۃ النسآء

(قسط نمبر17) **حافظ عبدالوہاب روپڑی** (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ لَكُمْ وَیَهْدِیَكُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَیَتُوْبَ عَلَیْكُمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ(۲۶)وَاللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْكُمْ وَیُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا(۲۷)یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا(۲۸)

''اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ (سب کچھ) کھول کر تمہیں بتادے اور تمہیں پہلے لوگوں کی راہ دکھلائے اور تمہاری توبہ قبول کرے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے(۲۶) اور اللہ تو چاہتا ہے کہ وہ تمہاری توبہ قبول کرلے اور جولوگ خواہشات کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم اس (راہ ہدایت) سے بہت دور ہٹ کر چلے جاؤ(۲۷)اور اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (بوجھ وغیرہ) کو ہلکا کردے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔''(۲۸)

مشکل الفاظ کے معانی:

سُنَنُ: طریقے (جمع ہے سُنَّةٌ کی)۔

یَتُوْبَ عَلَیْكُمْ: وہ (اللہ) تمہاری توبہ قبول کرے۔

مَیْلاً: پھرجانا۔ ضَعِیْفًا: کمزور۔

ماقبل سے مناسبت: سابقہ آیات میں عائلی اور معاشرتی احکام کا مفصل ذکر تھا یہ وہ امور تھے کہ جن کے متعلق اہل کتاب نے لوگوں کو گمراہ کیا ہوا تھا لہٰذا ان آیات میں ان احکام کی وضاحت کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمام احکام اس لیے اللہ تعالیٰ نے کھول کر بیان کیے ہیں تاکہ تمہیں سابقہ انبیاءؑ و صالحین کی راہ دکھلائی جائے اور تمہاری توبہ کو اللہ تعالیٰ اپنی جناب میں قبولیت بخشے اور ان تمام احکام میں سہولت اور آسانی کے پہلو کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے کیونکہ ان احکام کا مکلف انسان بہرحال کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

التوضیح: یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ لَكُمْ وَیَهْدِیَكُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَیَتُوْبَ عَلَیْكُمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌo

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام میں آسانی پیدا فرماتے ہوئے انسان کے لیے حق وباطل اور حلال وحرام میں سے جس چیز کی وضاحت ضروری تھی اسے بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے، تاکہ انسان کو سمجھنے اور عمل کرنے میں کوئی دقت اور الجھن باقی نہ رہے۔ اسی لیے فرمایا: وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَo قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ o ''اور اے رسول ﷺ! ہم نے اس قرآن میں لوگوں (کو سمجھانے) کے لیے ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریںo (ہم نے) قرآن (کو) عربی میں (اتارا ہے) اس میں (کسی قسم کی) کجی نہیں (رکھی) تاکہ یہ لوگ ڈر جائیں'' (الزمر:۲۷، ۲۸) اسی لیے اللہ تعالیٰ نے پہلے لوگوں (انبیاءؑ اور ان کے متبعین) کی سیرت حمیدہ اور اچھے افعال اور عادات کو تم پر بیان کرتے ہیں تاکہ تم اسی طرح ہی شرعی احکام پر عمل کرو کہ جس طرح وہ عمل کرتے رہے اور اس کے ساتھ ساتھ تمہیں اس بات کا بھی بخوبی علم ہو کہ حلت اور حرمت کے احکام صرف ہمارے لیے ہی نہیں بلکہ سابقہ امتوں کو بھی اسی طرح کے احکام بتلائے گئے جو ان پر عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کے مقرب بنے، اس لیے تمہیں بھی چاہیے کہ تم انہی کے راستے پر چلتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں قرب حاصل کرلو تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر نظر رحمت کے ساتھ متوجہ ہو کر نرمی اور مہربانی کا برتاؤ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ تم کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا بلکہ اس نے تو تمہارے لیے آسانیاں پیدا فرمائی ہیں، لونڈیوں کے ساتھ نکاح کی اجازت دینا بھی تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آسانی ہے، یہی وجہ ہے کہ اس نے دین کو مشکل نہیں بنایا تاکہ اس کے بندے با آسانی دین اسلام پر عمل پیرا ہوسکیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَمَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ. ''اور اس (اللہ) نے تمہارے دین میں تم پر کوئی سختی نہیں رکھی۔'' (الحج:۷۸)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ. ''یقیناً دین تو آسان ہے۔''

(صحیح بخاری بشرح الکرمانی کتاب الایمان باب الدین یسر ج۱ ص ۲۱۹ رقم الحدیث ۳۹)

اگر دین مشکل اور تنگی والا ہوتا تو انسان کے لیے اس پر عمل پیرا

ہونا ناممکن تھا اور اسکے علاوہ انسان سے کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو اللہ تعالیٰ کا انسان کو توبہ کی توفیق عطا کرنا اور انسان کا اس کی توفیق کے ساتھ اعتراف جرم کرتے ہوئے صدق دل کے ساتھ توبہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کا اپنی رحمت سے اس گناہ کو معاف کردینا یہ سب اللہ ذوالجلال کی طرف سے آسانیاں ہی آسانیاں ہیں، معلوم ہوا کہ گناہ کے بعد صدق دل سے توبہ کرنے والا اور توفیق توبہ پر شکر ادا کرنے والا بندہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے، اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کے تحت اس بندے کی توبہ قبول کرتے ہیں جس کی قبولیت کا تقاضا اسکی حکمت اور رحمت کرتی ہے اور جو قبولیت توبہ کا اہل نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہیں کرتے اور پھر فرمایا۔ وَاللّٰهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ. اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے ارادہ کا دوبارہ ذکر فرما کر ایمان والوں کو مزید تسلی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں پر ظلم وستم کا ارادہ نہیں رکھتے بلکہ اس کا ارادہ تو نرمی کا ہے، خالق کائنات کی بار بار (دین میں آسانی کی) وضاحت کے بعد اب اہل ایمان کا فرض ہے کہ وہ اس کے احکام پر سختی کے ساتھ عمل پیرا ہو کر اس بات کا پختہ یقین کرلیں کہ احکام شرعیہ میں جتنی نرمی اور رعایت کی گنجائش تھی وہ اللہ تعالیٰ نے عطا کردی، اب مزید نرمی اور رعایت کی خواہش کرنا بے سود اور یمان کے منافی اور حکمت الٰہیہ کے خلاف ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ایمان والو تم اپنی یا کسی دوسرے کی خواہشات کی پیروی نہ کرو اللہ تعالیٰ تو تم پر اپنی رحمتوں اور حکمتوں کے دروازے کھولنا چاہتا ہے اور پھر فرمایا: وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوٰتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ۝ جو لوگ خواہشات کی پیروی کرتے ہیں وہ تمہیں اللہ کی رحمت سے محروم کر کے گمراہی کی تاریکیوں میں پھینکنا چاہتے ہیں تا کہ تم رحمت الٰہی سے محروم ہو کر احکام الٰہی کی حکمتوں سے کوئی فائدہ نہ حاصل کرسکو، جیسے وہ قومیں جن کے نزدیک حلال وحرام نام کی کوئی تمیز نہیں اور بعض ان میں سے محرم عورتوں کے ساتھ نکاح کو درست سمجھتے ہیں اور بعض جدت اور آزادی کے نام پر نکاح کو کلیتاً ختم کرنے کے حق میں آواز بلند کرتے ہوئے عورت کو مشترکہ متاع قرار دیتے ہیں، ایسے خیالات کے حامل وہی لوگ ہوتے ہیں جو اپنی خواہشات کے غلام اور نفس کے پجاری ہوں اور بعض ضعیف الایمان لوگ بھی ان کی باتوں میں آکر دین اسلام کو فرسودہ خیال کرتے ہوئے انسانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے، حقیقت میں وہ ترقی نہیں جس کو وہ اپنی ترقی سمجھ رہے ہیں بلکہ وہ تباہی کے گڑھے ہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو ایسے لوگوں سے دور رہنے اور ان کے باطل نظریات کو نہ اپنانے کا حکم دیا ہے۔

آزادی جنس:

بعض لوگ جنسی معاملات میں اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون کو ایک بوجھ محسوس کر کے یہ خیال کرتے ہیں کہ ہر انسان کو ایسی قیود سے آزاد ہونا چاہیے اگرچہ بظاہر ان خیالات میں آسانی اور راحت محسوس ہوتی ہے لیکن حقیقت میں یہ ایک ایسی مصیبت ہے کہ جس نے بڑی بڑی قدیم تہذیبوں کو خاک میں ملا کر رکھ دیا ہے جیسا کہ یونانی تہذیب اور ایرانی تہذیب وغیرہ اور اسی بیماری نے ہی تہذیب جدید کو ہلاک کر کے رکھ دیا ہے، جس طرح فرانس، امریکہ، سوڈان اور برطانیہ کی مثالیں آپ کے سامنے ہیں کہ امراض خبیثہ اور شہوانیت کے تسلط نے ان کی جسمانی قوت اور اعصاب کو کمزور کرتے ہوئے ان کے اخلاقی اقدار کو تباہ وبرباد کردیا ہے؛ آج کتنی ہی تعداد میں ایسے بچے ہیں کہ جن کو اپنے والد کا علم نہیں اور وہ اسی بے راہ روی کے سبب احساس محرومی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں اور پھر فرمایا: يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ۝ جبکہ اللہ تعالیٰ احکام ومنہیات کے ذریعے سے تمہارے لیے تخفیف وآسانی پیدا فرمانا چاہتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض شرعی احکام میں مشقت کے باوجود اگر ضرورت تقاضا کرے تو اضطراری حالت میں مجبور ومضطر شخص کے لیے انہیں مباح کردیا گیا۔ مثلاً مردار اور خون وغیرہ کا تناول کرنا کسی مجبور ومضطر کے لیے مباح ہے اسی طرح مذکورہ شرائط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے لونڈی سے نکاح کو حلال کیا گیا، یہ سب رحمت الٰہی کا سبب ہے جو سب کو شامل ہے اور یہ سب اسکے علم وحکمت پر مبنی ہے وہ جانتا ہے کہ ہر انسان ہر لحاظ سے کمزور ہے بلکہ اس کی بنیاد ہی کمزوری پر رکھی گئی ہے اس کا عزم، ارادہ، ایمان اور صبر بھی کمزور ہیں اسی لیے مناسب یہی تھا کہ انسان کی کمزوری کو ملحوظ خاطر رکھ کر اس کے لیے تخفیف کی جائے کہ جن کی تکمیل انسان نہیں کرسکتا۔

اخذ شدہ مسائل:

1۔ اللہ تعالیٰ کا شرعی احکام کو واضح اور کھول کر بیان کرنا بھی احسان ہے، تاکہ لوگ شرح صدر کے ساتھ مطمئن ہو کر ان پر عمل پیرا ہوسکیں۔

2۔ اہل ایمان کی سابقہ انبیاءؑ اور صالحین کے راستے کی طرف راہنمائی کرنا اور ان کے احوال بتلانا بھی ایک احسان ہے۔

3۔ اہل ایمان کو گمراہی اور خبیث چیزوں سے بچانا خالق کائنات کے احسانوں میں سے ایک احسان اور رحمت خاص ہے۔

4۔ اللہ تعالیٰ نے دین کو آسان بنایا ہے اور لونڈی کے ساتھ نکاح کی اجازت دے کر بھی اہل ایمان کے ساتھ آسانی پیدا کی گئی۔

5۔ مرد فطری طور پر عورت کی طرف مائل تھا اس لیے اسے نکاح کی اجازت دے کر اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل وکرم فرمایا ہے تاکہ یہ اپنی عفت اور نسب کو محفوظ کرسکے۔

☆......☆......☆

علمائے سلف

حضرت العلام حافظ محمد محدث گوندلویؒ

عبدالرشید عراقی

وہند) میں جماعت اہل حدیث کی دینی، علمی، تحقیقی، تبلیغی، تدریسی، تصنیفی اور سیاسی خدمات تاریخ کا ایک روشن باب ہے اس جماعت نے ایک طرف تو مسلمانوں کی اعتقادی وعلمی گمراہیوں کے خاتمہ کی مؤثر کوشش کی اور دوسری طرف غیر ملکی سامراج کے خلاف محاذ آرائی کی اور ساتھ ہی تعلیم وتصنیف کے ذریعہ برصغیر کی علمی تحریک میں ایک جان ڈال دی۔

شاہ ولی اللہ دہلویؒ:

۱۱۰۷ھ میں مولانا شاہ عبدالرحیم دہلوی (م ۱۱۳۱ھ) نے درس و تدریس کا آغاز کیا اور ان کے انتقال کے بعد آپ کے صاحبزادہ گرامی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) نے نصف صدی تک قال اللہ وقال الرسول ﷺ کے سرمدی نغمے بلند کیے اور دوسری طرف تصنیف وتالیف میں ایسی نمایاں خدمات انجام دیں جسے رہتی دنیا تک مسلمان بجاطور پر اپنا قیمتی اثاثہ سمجھیں گے۔

شاہ عبدالعزیز دہلویؒ:

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی رحلت کے بعد آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) جانشین ہوئے، ان کی دینی وعلمی اور تدریسی وتصنیفی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا، آپ ایک نامور مدرس، مصنف، واعظ، خطیب، شیخ طریقت، مفسر، محدث، فقیہ، مجتہد اور عارف کامل تھے۔ آپ نے اپنی انتھک کوششوں اور مسلسل تگ ودتاز سے مسلمانان ہند میں اصلاحی روح پھونکی اور عظیم انقلاب پیدا کیا اور اس کے ساتھ ساتھ آپ نے نہایت دلنشین انداز میں درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا۔ جس میں طلباء اور عوام برابر دلچسپی لینے لگے۔

حضرت شاہ صاحب کی دینی وعلمی اور تدریسی وتصنیفی خدمات کے بارے میں محی السنۃ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ) فرماتے ہیں: شاہ عبدالعزیز دہلوی کثرت حفظ، علم تعبیر رویا، سلیقہ وعظ وانشاء تحقیقات علوم اور حریف کے ساتھ بحث ومناظرہ میں اپنے تمام اقران ومعاصرین میں ممتاز تھے اور اس باب میں ان کے مخالف وموافق ان کا لوہا مانتے تھے۔ عمر بھر تدریس وفتویٰ نویسی، مختلف علمی معرکوں میں آخری فیصلہ کرنے، وعظ ونصیحت، مریدوں کی روحانی تربیت اور شاگردوں کی علمی رہنمائی میں مصروف رہے۔ [اتحاف النبلاء؛ ص ۲۹۶]

شاہ محمد اسحاق دہلویؒ:

حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی بن حضرت مولانا شیخ محمد افضل فاروقی (م ۱۲۶۲ھ) حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کے نواسے تھے۔ انہوں نے علوم اسلامیہ کی تحصیل اپنے نانا حضرت شاہ عبدالعزیز (م ۱۲۲۹ھ)، مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی (م ۱۲۳۳ھ) اور مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی (م ۱۲۰۳ھ) سے کی تھی۔ فراغت تعلیم کے بعد مدرسہ رحیمیہ میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی زیر نگرانی مسلسل ۲۰ سال تک تدریس فرماتے رہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز کی رحلت ۱۲۳۹ھ کے بعد مدرسہ رحیمیہ کے صدر اور مسند ولی اللہی دہلوی کے جانشین ہوئے۔ ان کی ساری زندگی درس و تدریس میں بسر ہوئی اور ان کا حلقہ درس نہ صرف برصغیر پاک وہند بلکہ عرب تک پھیلا ہوا تھا۔

حضرت علامہ سید سلیمان ندویؒ (م ۱۳۷۳ھ) لکھتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے آپ کے درس میں بڑی برکت عطا فرمائی، تمام بڑے بڑے علماء ان کے شاگرد تھے۔ [مقالات سلیمان: ۵۲/۲]

مورخ اہل حدیث مولانا اسحاق بھٹی حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ۱۲۰۴ھ میں ارض حجاز کا عزم کیا اور حج وزیارت کی سعادت حاصل کی اس زمانے میں مکہ مکرمہ میں شیخ عمر بن عبدالکریم (م ۱۲۴۷ھ) کا سلسلہ درس حدیث جاری تھا۔ ان سے ۱۲۴۱ھ میں سند حدیث لی بعد ازاں اپنے وطن ہندوستان کو مراجعت فرمائی اور پہلے کی طرح دہلی میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی مسند حدیث پر رونق افروز ہوئے۔ حج سے واپسی کے بعد پورے ۱۶ سال یہ عظیم الشان خدمت انجام دیتے رہے۔ اس اثناء میں بے شمار حضرات نے ان سے استفادہ کیا اور حصول علم حدیث سے مشرف ہوئے۔

[گلستان حدیث ص ۶۸]

۱۲۵۸ھ میں حضرت شاہ محمد اسحاق اپنے برادر اصغر حضرت شاہ

محمد یعقوب دہلوی (م۱۲۸۲ھ) کے ساتھ ہجرت کر کے حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے ۱۲۶۲ھ میں رحلت فرمائی اور جنت المعلی میں دفن ہوئے۔

مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ:

حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی کی ہجرت کے بعد شیخ الکل حضرت میاں صاحب سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م۱۳۲۰ھ) مسند ولی اللہی دہلوی کے جانشین ہوئے اور مکمل ۶۲ سال تک کتاب وسنت کی تدریس و تعلیم میں یکسوئی کے ساتھ مشغول رہے، اس عرصہ میں ہزاروں طلباء ان سے مستفید ہوئے اور برصغیر کے کونے کونے میں پھیل گئے۔

درس وتدریس اور کثرت تلامذہ میں میاں صاحب کے جانشین استاد پنجاب حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادی (م۱۳۳۴ھ)، حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی (م۱۳۱۱ھ)، حافظ عبداللہ محدث غازی پوری (م۱۳۳۷ھ)، صاحب عون المعبود فی شرح سنن ابی داود مولانا شمس الحق عظیم آبادی (م۱۳۲۹ھ)، مولانا سید امیر حسن سہوانی (م۱۲۹۱ھ)، مولانا سید امیر احمد سہوانی (م۱۳۰۶ھ)، مولانا سید احمد حسن دہلوی (م۱۳۳۸ھ) مولانا عبدالجبار عمرپوری (م۱۳۴۴ھ) عارف باللہ مولانا سید عبداللہ غزنوی (م۱۲۹۸ھ) اور انکے صاحبزادہ حضرت الامام سید عبدالجبار غزنوی (م۱۳۳۱ھ) صاحب تحفۃ الاحوذی جامع الترمذی مولانا ابوالعلی محمد عبدالرحمان محدث مبارکپوری (م۱۳۵۳ھ) مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی (م۱۳۳۶ھ) مولانا حافظ ابراہیم آروی (م۱۳۲۲ھ) مولانا احمد اللہ محدث پرتاب گڑھی (م۱۳۶۲ھ) مولانا محمد سعید محدث بنارسی (م۱۳۲۲ھ) اسکے بیٹے مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (م۱۳۶۹ھ) وغیرہم تھے، انہوں نے ساری زندگی حدیث پڑھنا اور پڑھانا مشغلہ رکھا۔

حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں درس وتدریس میں استاد پنجاب حافظ عبدالمنان وزیرآبادی (م۱۳۳۴ھ) اور مولانا حافظ عبداللہ محدث غازی پوری (م۱۳۳۷ھ) نے بڑی شہرت پائی اور میاں صاحب کی طرح ان ہر دو علماء کے تلامذہ کی تعداد کا شمار نہیں۔

لَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ

استاد پنجاب حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادی کے بارے میں مولانا شمس الحق عظیم آبادی (م۱۳۲۹ھ) فرماتے ہیں:

لااعلم احد فی تلامذہ السید نذیر حسین المحدث اکثر تلامذۃ منہ قد ملأ پنجاب بتلامذتہ. "میں نے میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی کے شاگردوں میں کسی کے شاگرد ان سے زیادہ نہیں دیکھے، آپ نے پنجاب بھر کو شاگردوں سے بھر دیا۔"

(نزہۃ الخواطر ۳۱۲/۸)

مولانا حافظ عبداللہ محدث غازی پوری (م۱۳۳۷ھ) کے متعلق علامہ سید سلیمان ندوی (م۱۳۷۳ھ) لکھتے ہیں: "اس درسگاہ (میاں سید نذیر حسین دہلوی) کے تیسرے نامور حافظ عبداللہ غازی پوری ہیں جنہوں نے درس وتدریس کے ذریعہ خدمت کی اور کہا جاسکتا ہے کہ مولانا سید نذیر حسین صاحب کے بعد درس کا اتنا بڑا حلقہ اور شاگردوں کا مجمع ان کے سوا کسی اور کو ان کے شاگردوں میں نہیں ملا۔"

(مقدمہ تراجم علمائے حدیث ہند ص ۳۷)

صاحب ترجمہ حضرت العلام حافظ محمد محدث گوندلویؒ:

حضرت میاں صاحب کے شاگردوں کے سلاسل میں حضرت العلام حافظ محمد محدث گوندلوی، حضرت الامام مولانا سید عبدالجبار غزنوی (م۱۳۳۱ھ) اور استاد پنجاب حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادی (م۱۳۳۴ھ) کے شاگرد تھے۔

آپ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۷ء ضلع گوجرانوالہ کے قصبہ گوندلانوالہ میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے ہوا اور ابتدائی دینی تعلیم مولانا علاؤالدین خطیب مسجد اہلحدیث گوجرانوالہ (م۱۳۳۹ھ) سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے امرتسر کا رخ کیا اور مدرسہ غزنویہ (تقویۃ الاسلام) میں چار سال کی قلیل مدت میں علوم اسلامیہ اور دیگر علوم وفنون میں اکتساب فیض کیا۔ درس نظامی کی تکمیل کے بعد آپ نے طب کی تعلیم طبیہ کالج دہلی میں حاصل کی اور طب کا چار سالہ کورس مکمل کر کے فاضل الطب والجراحت کی سند اور گولڈ میڈل حاصل کیا آپ کا شمار حکیم حافظ محمد اجمل خاں (م۱۹۲۷ء) کے نامور تلامذہ میں ہوتا تھا۔

تدریسی خدمات:

فراغت تعلیم کے بعد آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا اور ساری زندگی یہی مشغلہ جاری رکھا۔ آپ کی تدریسی مدت نصف صدی سے زیادہ ہے، آپ نے جن دینی مدارس میں تدریس فرمائی ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ (۱) دارالحدیث رحمانیہ (۲) دارالحدیث گوندلانوالہ (۳) جامعہ عربیہ دارالسلام عمرآباد (مدراس) (۴) جامع مسجد اہلحدیث چوک نیائیں گوجرانوالہ (۵) مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ (۶) جامع مسجد اہلحدیث ٹاہلی والی (اسلامیہ ہائی سکول روڈ گوجرانوالہ) (۷) جامعہ اسلامیہ گلشن آباد گوجرانوالہ (۸) جامعہ سلفیہ فیصل آباد (۹) جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ (سعودی عرب) (۱۰) جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ

تلامذہ:

جس شخص نے نصف صدی سے زیادہ تدریس فرمائی ہو بھلا اس کے تلامذہ کا شمار ممکن ہے ؟ نہیں۔ آپ کے تلامذہ میں بے شمار حضرات مسند حدیث کے مالک بنے۔ ان میں بعض نے حدیث کی خدمات میں وہ حصہ لیا کہ جس کا تذکرہ ان شاء اللہ العزیز رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔

آپ کے چند مشہور تلامذہ کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) مولانا ابوالبرکات احمد مدراسی (م ۱۹۹۱ء) (۲) شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ (م ۲۰۰۱ء) (۳) مولانا حافظ عبداللہ بڈھیمالوی (م ۱۹۸۷ء) (۴) مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (م ۱۹۸۷ء) (۵) مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری (م ۱۹۹۴ء) (۶) مولانا حافظ محمد اسحاق حسینوی (م ۲۰۰۲ء) (۷) مولانا محمد صادق خلیل فیصل آبادی (م ۲۰۰۴ء) (۸) مولانا نذیر احمد رحمانی املوی (م ۱۹۶۵ء) (۹) مولانا عبدالغفار حسن عمر پوری (م ۲۰۰۷ء) (۱۰) علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید (م ۱۹۸۷ء) (۱۱) مولانا محمد علی جانباز (م ۲۰۰۸ء) (۱۲) مولانا عطاء الرحمٰن اشرف (م ۲۰۱۱ء) (۱۳) مولانا علم الدین سوہدروی (م ۱۹۸۳ء) (۱۴) مولانا محمد عبدہ الفلاح (م ۱۹۹۹ء) (۱۵) مولانا محمد اسحاق چیمہ (م ۱۹۹۳ء) (۱۶) مولانا محمد صدیق فیصل آبادی (م ۱۹۸۹ء) (۱۷) مولانا عبدالقادر ندوی (م ۲۰۱۱ء) (۱۸) مولانا محمد اعظم (م ۲۰۱۱ء) (۱۹) مولانا حافظ عبدالمنان نور پوری (م ۲۰۱۲ء) (۲۰) مولانا حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ (۲۱) مورخ اہلحدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ (۲۲) محقق اہلحدیث مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ (۲۳) مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی سوہدروی (م ۲۰۱۰ء) (۲۴) مولانا مفتی عبیداللہ خاں عفیف حفظہ اللہ (۲۵) مولانا عبدالرشید ہزاروی حفظہ اللہ (۲۶) مولانا عبدالرحمان عتیق وزیر آبادی (م ۱۹۹۵ء)

تصانیف:

حضرت العلام اعلیٰ پایہ کے مصنف بھی تھے، آپ کی تصانیف عربی واردو میں ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) ارشاد القاری الی نقد فیض الباری (عربی) (۲) بغیۃ الفحول شرح رسالہ اصول فقہ از مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی (عربی) (۳) تحفۃ الاخوان (عربی) (۴) زبدۃ البیان فی تنقیح حقیقۃ الایمان وتحقیق الزیادۃ والنقصان (عربی) (۵) شرح مشکوۃ المصابیح (عربی) (کتاب العلم تک) (۶) مسئلہ ایمان (عربی) (۷) الاصلاح (۳ حصے) (۸) خیر الکلام فی وجوب الفاتحہ خلف الامام (۹) اثبات التوحید فی ابطال التثلیث (۱۰) دوام حدیث (۲ جلد بجواب مقام حدیث) (۱۱) تنقید المسائل (۱۲) ختم نبوت (۱۳) معیار نبوت (۱۴) اسلام کی پہلی کتاب (۱۵) اسلام کی دوسری کتاب (۱۶) اہداء وثواب (۱۷) رد مولود مروج (۱۸) صلوٰۃ مسنونہ (۱۹) ایک اسلام بجواب دو اسلام (۲۰) سنت خیر الانام ﷺ در رسہ وتر بہ یک سلام (۲۱) التحقیق الراسخ فی ان احادیث رفع الیدین لیس لھا ناسخ (۲۲) امالی علی صحیح بخاری (عربی) (۲۳) حدیث کی دینی حجیت (الاعتصام میں شائع شدہ مقالہ) (۲۴) البدور البازغہ (عربی) از شاہ ولی اللہ دہلوی کا ترجمہ۔

اخلاق وعادات:

اخلاق وعادات کے اعتبار سے اعلیٰ وارفع تھے۔ کم سخن، خوش گفتار، عابد وزاہد اور متبع سنت تھے، انکے متعلق ایک سوانح نگار رقمطراز ہیں:

''کہ حافظ محمد محدث گوندلویؒ انتہائی نرم مزاج، خاموش طبع، خوش لباس، خوش گفتار، فضولیات سے محترز، عابد وزاہد اور ہمہ وقت ذاکر وشاغل انسان تھے نماز تہجد، تحیۃ المسجد اور نماز باجماعت اور تکبیر اولیٰ کے پانے کا آپ کے ہاں بے مثل اہتمام تھا، انتہائی چھوٹے اور معمولی کاموں میں بھی اتباع سنت کا خیال پیش نظر رہتا تھا۔ غیبت، حسد، بغض وکینہ اور دیگر اخلاقی رذائل سے کوسوں دور تھے۔ چہرہ ہمیشہ علم وعبادت کے نور سے منور اور متبسم نظر آتا تھا؛ اونچی آواز میں کھل کھلا کر ہنسنے کی عادت نہیں تھی۔''

علم وفضل:

علم وفضل کے اعتبار سے حافظ صاحب جلیل القدر عالم دین، مفسر قرآن، محدث، مورخ، محقق، فقیہ، مجتہد اور عربی وفارسی اور اردو کے بلند پایہ ادیب، نقاد اور مبصر تھے۔

آپ کے تلمیذ رشید مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

''تفسیر، حدیث، فقہ، عربی ادبیات، فلسفہ، منطق، معانی وبیان اور صرف ونحو وغیرہ علوم متداولہ اور مروجہ میں ان کو یکساں عبور حاصل تھا۔ یعنی منقولات ومعقولات دونوں اصناف علم پر ان کی گہری نظر تھی، کسی موضوع پر گفتگو کرتے تو پتا چلتا کہ اس کے تمام پہلوؤں پر ان کی پوری گرفت ہے۔ ذہانت، فطانت اور وسعت علم میں اس صدی کا کوئی معروف عالم ان کا حریف نہ تھا۔'' (نقوش عظمت رفتہ ص ۱۳۳)

وفات:

حضرت حافظ صاحبؒ نے ۴ جون ۱۹۸۵ء بمطابق ۱۴ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ کو گوجرانوالہ 90 سال کی عمر میں وفات پائی، انا للہ وانا الیہ راجعون.

☆..........☆..........☆

حکمران کیسا ہو؟

مولانا محمد اسحاق حقانی...... مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور

امام ابوجعفرمحمد بن جریرطبری نے فارسی کی قدیم تاریخ بیان کرتے ہوئے ایرانی حاکم منوچہر کا تذکرہ کیا ہے کہ وہ عدل پسند اور رعایا کا خیال رکھنے والا تھا سب سے پہلے اس نے حفاظت کے لیے خندق تیار کرنے کا طریقہ ایجاد کیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اس لیے آپ ﷺ کو غزوہ احزاب کے موقعہ پر خندق کھودنے کا مشورہ دیا تھا۔ بیان کرتے ہیں کہ اس نے دریائے فرات، دجلہ اور بلخ سے مختلف نہریں کھدوائیں تاکہ ملک کے لیے غلہ پیدا کرنے کے لیے کھیتی باڑی کی جاسکے، کہتے ہیں کہ جب اس کی حکومت کا پینتیسواں سال تھا ترک حکومت نے اس کے کچھ علاقے پر قبضہ کرلیا تو اس نے اپنی رعایا کو تنبیہ کی کہ وہ بھی تمہارے جیسے انسان ہیں یہ تمہاری کم ہمتی اور بزدلی کا نتیجہ ہے۔ ہمیں یہ ملک اللہ تعالیٰ نے اس لیے دیا تاکہ ہمیں آزمائے کہ ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں یا نہیں اور اس کی حفاظت کے لیے کس قدر کوشش کرتے ہیں انہوں نے معذرت کی تو منوچہر نے کہا کل سارے جمع ہونا۔

جب اگلے دن اس نے مشیروں وزیروں کو بھی رعایا کے سامنے بلایا اور وزیر اعظم کی کرسی اپنے ساتھ لگائی پھر کھڑا ہو کر ان سے خطاب کیا۔ تاکہ سب تک آواز پہنچ سکے، کہا کہ اے لوگو! مخلوق کے لیے لازم ہے کہ خالق کے سامنے جھکے، کیونکہ سارے اختیارات اسی کے ہیں اور انسان سوچ وبچار کرے اس لیے کہ یہ روشن راستہ ہے اور غفلت تاریکی ہے اور جہالت گمراہی ہے بعد میں آنے والوں نے پہلوں کے نقش قدم پر چلنا ہے، ہمارے آباؤ اجداد دنیا سے چلے گئے ہم نے بھی جانا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ شکر کہ اس نے ہمیں خطہ ارضی کا مالک بنایا، ہم اس سے سچائی اور یقین مانگتے ہیں، جس طرح حکمران کا رعایا پر حق ہے رعایا کا بھی حکمران پر ہے، حاکم کا یہ حق ہے کہ رعایا اس کی خیرخواہی اور اطاعت کرے اور اس کے ساتھ ملک کے دشمن سے لڑے اور حکمران کی ذمہ داری ہے کہ ان کی معاشی واقتصادی ضروریات کا خیال رکھے، ان سے نرمی کا سلوک کرے، ان پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے، آفات ساوی وارضی کے نقصان کا ازالہ کرے، خشک سالی میں ان کے ٹیکس معاف کردے، فوج ملک کے پر ہیں اگر پر کاٹ دیے جائیں تو پرندہ اڑ نہیں سکتا، حاکم میں تین خوبیاں ہونی چاہئیں۔

1۔زبان کا سچا، قول کا پکا ہو۔ 2۔سخی ہو بخیل نہ ہو۔ 3۔غصہ کو کنٹرول کرنے والا ہو۔ ملکی خزانے کو بیجا نہ اڑائے، اس میں فوج اور رعایا کے حقوق کا خیال رکھے، رعایا کی غلطیوں پر زیادہ گرفت نہ کرے ورنہ رعایا میں بغاوت پیدا ہوگی، حکمران کا غلط سزاؤں کی نسبت معافی میں غلطی فائدہ مند ہے، قتل کے قصاص میں جلدی نہ کرے بلکہ تحقیق کے بعد فیصلہ کرے، حکومتی ملازمین کی رعایا کے بارے میں رپورٹوں پر اندھادھند عمل نہ کرے بلکہ جس کے خلاف شکایت پہنچے بلا کر اس کا موقف معلوم کرے، اگر وہ زیادتی کا مرتکب ہوا ہے تو اس سے بدلہ لے اگر وہ ادا کے قابل نہ ہو تو خزانہ سے اس کی ادائیگی کرے، ناجائز قتل اور زیادتی معافی کے لائق نہیں، جب تک کہ وارث معاف نہ کرے، میری ان نصیحتوں کو پلے باندھ لو، دشمن کا حملہ روکنا اپنا دفاع کرنا ہے، اس سے غفلت نہیں ہونی چاہیے اسی لیے میں نے تیاری کا حکم دیا ہے۔ میری حکومت تمہاری اطاعت سے ہے اور باہمی مشورہ سے، ورنہ حکومت نہیں غلامی ہے، دشمن سے مقابلہ کامیابی وناکامی کا راستہ ہے، ملک سے بھاگنا مردانگی نہیں، دنیا سفر ہے منزل موت کے بعد ہے، اس لیے موت سے فراری کا کیا معنی؟ مقصد کے حصول کی نیت رکھو، صبرواستقامت سے ملک کا دفاع کرو، دشمن کی سرکوبی، سرحدوں کی حفاظت، عدل وانصاف، حقوق کی ادائیگی، بھلائی کی راہ ہے، زرعی زمینوں کی حفاظت میں ملکی معیشت کا استحکام ضروری ہے، ورنہ کسان وزمیندار غیر پیداواری چیزوں (پلازے کوٹھیوں) پر رقم ضائع کریں گے اور ملکی معیشت زوال پذیر ہوجائے گی۔

وزیراعظم عورتوں پر ظلم نہ کریں

مورخہ 9مارچ 2012ء بروز جمعۃ المبارک نوائے وقت اخبار کے مین صفحہ پر وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کا بیان شائع ہوا ہے کہ خواتین کو بااختیار بنا رہے ہیں انہیں گھر کی چاردیواری میں بند رکھنا انسانیت کے خلاف جرم ہے۔ جناب وزیراعظم آپ کی نسبت تو شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کے ساتھ ہے، جنہوں نے ماں کا سبق "بیٹا جھوٹ نہیں بولنا" کو اپنایا تو ڈاکوؤں کا سردار فضیل بن عیاض توبہ کرکے ولی بن گیا اور پھر شاہ جیلانی نے ساری زندگی قرآن وحدیث کے علم میں گزاری۔ اب آپ کی حکومت کا ایک سال باقی ہے، اس کے بعد آپ کو موقع ملے تو قرآن وحدیث کا مطالعہ کرلیں تاکہ آئندہ زندگی کی اصلاح ہوسکے۔

قرآن تو کہتا ہے کہ مرد عورت پر بااختیار ہے اور یہ مقام اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہے اس لیے کہ وہ عورت کے اخراجات کا ذمہ دار ہے، نکاح، طلاق، کفالت، اولاد مرد کی ذمہ داری ہے، حکومت وامامت بھی مرد کے ذمہ ہے، مگر آپ کہہ رہے ہیں کہ عورتوں کو گھر کی چاردیواری میں بند رکھنا انسانیت کے خلاف ایک جرم ہے۔ جبکہ قرآن کریم میں حکم ہے: "تم اپنے گھروں میں قرار پکڑو اور پہلی جاہلیت کی طرح زینت کے ساتھ مت نکلو۔"

(الاحزاب) اگر عورت کو باامر مجبور نکلنا پڑے تو بڑی چادر کے ساتھ پورا جسم ڈھانپ کر۔ اے نبی ﷺ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں کو کہہ دیں کہ اپنے اوپر جلباب (بڑی چادر) لے کر نکلیں تا کہ ان کی شناخت اور کوئی ان کو تکلیف نہ پہنچے، مگر آپ نے جن عورتوں کو بااختیار بنایا ہے کبھی ان کے لباس پر توجہ دی ہے اور پھر ان کا اکیلی ملکی وغیر ملکی دوروں پر جانا اور وہاں غیر محرم مردوں کے ساتھ مصافحہ کرنا اور ون ٹو ون ملاقاتیں کرنا کیا یہ مسلمانوں کا شیوہ ہے؟ یا بے غیرتی کی انتہاء۔

اکبر کو جو بے پردہ نظر آئیں چند بیبیاں
غیرت قومی سے زمین میں گڑ گیا
پوچھا ان سے تمہارا پردہ کیا ہوا؟
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

وزیراعظم کا کہنا کہ غریب خواتین کو گھر کی دہلیز پر براہ راست مالی امداد دینے کے لیے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام سب سے بڑا پروگرام ہے مگر کبھی بغیر پروٹوکول کے ان کی تقسیم کا منظر دیکھئے کہ کیسے وہ دفاتر اور ڈاک خانوں کے سامنے بے بسی کی تصویر بنتی ہیں۔ عورتوں کو ملازمت کے نام پر دفاتر کی زینت بنانا اور بگڑے معاشرے میں ان کو سفر کی مشقت میں ڈالنا جس سے ان کی عزت وناموس خطرے میں ہے، یہ گھر میں بند رکھنے سے بڑا جرم نہیں؟ اور پھر روزگار کی تلاش کے ساتھ خانگی ذمہ داریوں کو نبھانا اور بچوں کی پرورش کرنا یہ ظلم نہیں جبکہ عورت اور بچوں کے اخراجات کا اسلام نے مردوں کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے (البقرہ)

پاکستان کے موجودہ حالات میں مرد بے روزگار پھر رہے ہیں، بجلی اور گیس کے بحران سے کارخانے اور فیکٹریاں بند پڑی ہیں، آپ کو عورتوں کو ملازمتوں کی طرف لے جانا چاہیے اگر مردوں کو روزگار کے صحیح مواقع مہیا کیے جائیں تو عورتوں کو گھر سے باہر تلاش روزی کی ضرورت ہی نہ رہے، وہ چاردیواری کے قلعے میں محفوظ رہیں۔

فرمان نبوی ﷺ ہے: ''کہ جو عورت پانچ وقت کی نماز ادا کرے اور ایک ماہ (رمضان) کے روزے رکھے اور خاوند کی اطاعت کرے وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو۔'' عورت کا گھر میں رہ کر اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا جرم نہیں فرض ہے۔ عورت پر دوہری ذمہ داری ڈالنا جرم ہے اور معاشرے میں انارکی پھیلانا ہے۔

تبصرہ کتاب

کتاب: قرآن وسنت کی روشنی میں حیثیت نسواں   تالیف: مولانا فضل الرحمٰن بن محمد الازہری حفظہ اللہ

قیمت: 50 روپے   ناشر: انیب الرحمٰن ریز مشنری سٹور 53 نشتر روڈ لاہور   تبصرہ نگار: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی

زمانہ جاہلیت میں عورت کی کوئی اہمیت نہ تھی، بیٹی کی پیدائش باپ پر گراں گزرتی بلکہ اس کے چہرے پر سیاہیاں چھا جاتیں، عار سے ڈرتے ہوئے گھر سے باہر نہ نکلتا۔ قرآن مجید نے اس منظر کو یوں بیان فرمایا ہے: وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ''ان میں سے کسی ایک کو جب بیٹی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غصے سے بھرا رہتا ہے، قوم سے چھپتا پھرتا ہے اس وجہ سے کہ اسے بری خوشخبری دی گئی کیا ذلت کے ساتھ اسے زندہ رکھے یا پھر مٹی میں گاڑ دے، سنو! وہ برا فیصلہ کرتے ہیں۔'' (النحل: ۵۸، ۵۹)

سنگدلی کی انتہا تھی، کئی والد اپنی بیٹیوں کو زمین میں زندہ دفن کر دیتے۔ احادیث میں ایسے کئی ایک واقعات ملتے ہیں اور قرآن مجید نے بیان کیا ہے: وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ (التکویر: ۸، ۹) ''اور جب زندہ درگور کی گئی بیٹی سے سوال کیا جائے گا کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی؟'' سوتیلی والدہ سے اس کا بیٹا نکاح کر لیتا، عورتوں کو وراثت سے محروم رکھا جاتا اور بھی کئی طرح کی زیادتیاں تھیں جو عورتوں پر کی جاتی تھیں۔ اسلام نے عورت کو بہت عزت بخشی اور عورت کو ماں، بہن، بیٹی، بھانجی، بھتیجی اور بیوی کے رشتوں میں پرو دیا اور سب رشتوں کو وراثت کے حق دار ٹھہرایا آج بہت سی تنظیمیں آزادی نسواں کے نام سے میدان میں اتری ہوئی ہیں، عورتوں کو ذلت ورسوائی کی اتھاہ گہرائیوں میں اتارنے کے لیے تمام تر کوششیں جاری ہیں۔ جبکہ اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ قرار دیا ہے اور بہت سے مقدس رشتے عورت سے متعلقہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک انسان کو مکمل انسان بنانے کے لیے عورت کا کردار نمایاں ہے۔ اسلام نے عورت کو گھر میں ٹھہرنے اور مرد کو روزی تلاش کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن الازہری کی ذات محتاج تعارف نہیں، وہ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں اور بہت زبردست خطیب بھی ہیں، جہاں وہ خطابت میں دلائل بھری گفتگو کرتے ہیں تو تحریر بھی وہ یوں لکھتے ہیں کہ کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت فرمائے۔ ''قرآن وسنت کی روشنی میں حیثیت نسواں'' موصوف کی تازہ ترین تحریر ہے جو منصۂ شہود پر آ چکی ہے۔ موصوف نے اپنی اس کتاب میں ہر موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے، ہر موضوع ایک یادگار ہے، علماء اور عوام سب کے لیے یہ کتاب برابر مفید ہے۔

اللہ رب العزت موصوف کی یہ عظیم محنت قبول فرمائے۔ آمین

ذکرالٰہی اطمینان قلب کا موثر ذریعہ!

حافظ نثار مصطفیٰ

اَلَابِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سورۃ الرعد پارہ:۱۳)۔

خبردار! دلوں کو اطمینان ذکر اللہ سے حاصل ہوتا ہے۔ موجودہ دور ذہنی پریشانی، دماغی الجھن (Mental Tension) اور قلبی اضطراب و بے چینی اور بے سکونی کا دور ہے۔ اس مادی (Materialistic) سائنسی (Scietific) غیر روحانی (Spirtless) اور ترقی یافتہ دور (Advacedage) میں ہر شخص پریشان، غمگین نظر آتا ہے، ساری انسانیت مصائب و تکالیف، آلام و مشکلات، دکھوں سفینہ متزلزل کی طرح لاچار اور بے بس نظر آتی ہے۔

درد سے معمور ہوتی جارہی ہے کائنات
اک دل انسان مگر درد آشنا ہوتا نہیں

ہر انسان دکھوں، تکلیفوں، مصیبتوں اور پریشانیوں کے سیلاب میں مضطر تنکے کی طرح بہہ رہا ہے۔ بقول اقبال ؎

کیا غضب ہے کہ اس زمانے میں
ایک بھی صاحب سرور نہیں

ہر آدمی اپنی خستہ حالی، ذہنی پریشانی، دماغی الجھن اور قلبی رنج و کلفت کا مداوا درمان اپنی سوچ اور ذہن کے مطابق سمجھتا اور تلاش کرتا ہے۔ کوئی ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر سکون قلب اور راحت دل ڈھونڈتا ہے کوئی انڈین فحش فلموں کو مداوائے بے چینی تصور کرتا ہے کوئی موسیقی کو موجب راحت گردانتا ہے۔

جیسا کہ مشہور قول ہے: (Music is the diet of siul) یعنی موسیقی روح کی غذا ہے (العیاذ باللہ) یہ قول کس قدر حماقت و جہالت پر مبنی ہے اسلام ایک دین فطرت ہے اس میں ہر وہ چیز جو روح و فطرت انسان کے لیے مضر اور باعث تخریب ہے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دی ہے اور ہر وہ چیز جو فطرت و روح انسان کے لیے مفید اور باعث تعمیر ہے کو حلال قرار دیا ہے دین اسلام میں موسیقی حرام ہے تو ایک حرام چیز روح و فطرت کی غذا کیسے بن سکتی ہے۔ بلکہ موسیقی روح و فطرت کو مسخ، غلیظ، کثیف اور بعید از طہارت و پاکیزگی کرنے کے ساتھ ساتھ مردہ تو کرتی ہے مگر روح و فطرت کو زندہ نہیں کر سکتی۔ اسلام نے ذکر کو روح کی غذا قرار دیا ہے "مثل الذی یذکر ربہ والذی لایذکر ربہ کمثل الحی والمیت" یعنی جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اس کی مثال زندہ کی سی ہے جبکہ جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا اس کی مثال مردہ کی سی ہے۔ کوئی مے خانے میں اپنی دولت ہوش و عقل و حیا لٹا کر یہ گوہر نایاب (اطمینان قلب) حاصل کرنے کی دھن میں ہے اور کوئی مال و ثروت دنیا کو اکٹھا کر کے اور بنگلہ ہائے عالیشان بنا کر یہ جوہر بے بہا حاصل کرنے کی تگ و دو کرتا ہے۔

یہ سب طریقہ ہائے غیر شرعیہ اپنے مقصود میں سراسر خائب و خاسر ہیں ٹی وی، انڈین فحش فلمیں اور موسیقی باعث تخریب شرم و حیا اور مخرب اخلاق تو ہیں مگر موجب راحت و اطمینان نہیں ہیں۔ شرب خمر یا منشیات مہلک ہوش و حیا و عقل تو ہیں مگر باعث راحت نہیں اسی طرح فراوانی مال و دولت اور بنگلوں کی تعمیر سے مادی سہولیات اور دنیوی آسائشات تو مل سکتی ہیں لیکن اطمینان قلب جیسا گوہر نایاب نہیں مل سکتا۔ یہ سرمایہ بے بہا، پونجی گرانمایہ اور خزانہ لافانی و ابدی (یعنی اطمینان قلب) اگر حاصل ہو سکتا ہے تو صرف اور صرف ذکر اللہ سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ ؎

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے اللہ کو یاد کرنے سے

ذکر کا عظیم صلہ:۔ جب کوئی اللہ کا بندہ ذکر سے رطب اللسان اور محو ذکر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے یاد کرتے ہیں "فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولاتکفرون" (البقرۃ)۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرے شکر گزار رہو اور میری ناشکری نہ کرو۔ حدیث قدسی ہے کہ اللہ فرماتے ہیں "میں اپنے بندے سے ویسا ہی سلوک کرتا ہوں جیسی وہ مجھ سے توقع رکھتا ہے اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرے تو میں اس کو اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔" (متفق علیہ)

ایک دفعہ تاجدار مدینہ ﷺ کا صحابہ کی ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا جو کہ مشغول بالذکر تھی۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم یہاں

کیوں بیٹھے ہو؟انہوں نے جواب دیا کہ ہم بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر رہے ہیں چونکہ اس نے اسلام کی طرف ہماری رہنمائی کر کے ہم پر احسان کیا ہے اس لیے اس کی مدح وتعریف کر رہے ہیں آپ ﷺ نے دوبارہ استحلافاً ان سے پوچھا کیا واقعی وہ اس مقصد کے لیے بیٹھے ہیں انہوں نے حلفاً جواب دیا کہ ہم واقعی صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہ قسم کسی شک وشبہ کی بنا پر نہیں اٹھوائی بلکہ جبریل نے مجھے آکر بتایا ہے کہ اللہ تعالی فرشتوں میں تمہارا ذکر فخر سے کر رہے ہیں۔(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"جو قوم بھی بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے،سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالی ان کا ذکر ان فرشتوں میں کرتے ہیں جو اس کے پاس ہیں"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"اللہ تعالی کے کچھ ایسے فرشتے بھی ہیں جو راستوں میں پھرتے رہتے ہیں وہ اہل ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے پھرتے ہیں پھر جب وہ کسی قوم کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پالیتے ہیں تو آپس میں آوازیں دیتے ہیں اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے آجاؤ آپ نے کہا پھر وہ ان کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں اور اوپر نیچے آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں آپ نے فرمایا پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کو اچھی طرح جانتا ہے میرے بندے کیا کہتے ہیں آپ نے فرمایا فرشتے جواب دیتے ہیں تیری تسبیح،تکبیر،حمد کرنے کے ساتھ ساتھ تیری بزرگی بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالی فرماتے ہیں کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے آپ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں نہیں اللہ کی قسم انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا فرمایا پھر اللہ تعالی فرماتے ہیں اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر کیسا ہو فرمایا پھر کہتے ہیں کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری عبادت بہت زیادہ کرنے لگیں،تیری بزرگی بہت زیادہ بیان کرنے لگیں اور تیری تسبیحات بہت زیادہ کہیں فرمایا پھر کہتا ہے وہ کیا مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں فرمایا اللہ تعالی فرماتے ہیں کیا ان لوگوں نے جنت دیکھی ہے کہتے ہیں نہیں اے رب تیری قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا فرمایا اللہ پوچھتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو پھر کیا ہو تو وہ کہتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو اس کی بہت زیادہ خواہش کریں اور اس کی طلب میں بہت زیادہ کوشش کریں اور اس میں بہت زیادہ رغبت کریں۔پھر کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرمایا کہتے ہیں آگ سے فرمایا اللہ تعالی پوچھتے ہیں کیا انہوں نے آگ کو دیکھا ہے وہ کہتے ہیں اے رب تیری قسم انہوں نے آگ کو نہیں دیکھا فرمایا اللہ تعالی پوچھتے ہیں اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو پھر کیا ہو کہتے ہیں پس اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو اس سے بہت زیادہ بھاگیں اور اس سے بہت زیادہ ڈریں فرمایا پھر اللہ تعالی فرماتے ہیں میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا فرمایا ایک فرشتہ کہتا ہے فلاں آدمی کسی کام آیا تھا وہ ان میں سے نہیں اللہ تعالی فرماتے ہیں اس مجلس میں بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوسکتا۔(مشکوٰۃ بحوالہ(بخاری شریف)۔

ذکر محفوظ ترین قلعہ ہے:۔ ابلیس لعین ازل سے انسان کا عدو جان ہے اس کو گمراہ،تباہ وبرباد اور خائب وخاسر کرنے کے لیے وہ ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے"**قال رب بما اغویتنی لأزینن لھم فی الارض ولأغوینھم اجمعین**"(الحجر:۳۹)ہمہ وقت اس کی تباہی وبربادی کے منصوبے بناتا رہتا ہے اس کو(یعنی انسان کو)راہ راست سے بھٹکانے کے لیے کبھی آگے سے،کبھی پیچھے سے،کبھی دائیں جانب سے اور کبھی بائیں جانب سے آتا ہے **قال فبما اغویتنی لاقعدن لھم صراطک المستقیم ثم لاتینھم من بین ایدیھم ومن خلفھم وعن ایمانھم وعن شمائلھم ولا تجد اکثرھم شاکرین**۔(سورۃ الاعراف:۱۶،۱۷)۔

مگر ابلیس رجیم کی ساری چالیں،مکر وفریب،منصوبے اور مکاید ذکر اللہ کے مضبوط قلعے کے سامنے ایک بے حیثیت تنکے کی طرح ہیں جس کے قلعہ کے ساتھ ٹکرانے سے نہ تو قلعہ کو کچھ فرق پڑتا ہے اور نہ ہی قلعہ میں پناہ گزیں لوگ اس سے متاثر ہوتے ہیں"**الشیطان جاثم علی قلب ابن آدم فاذا ذکر اللہ خنس واذا غفل وسوس.**"(مشکوٰۃ باب ذکر اللہ)

ذکر سے معیت الٰہی کا حصول:۔ اللہ تعالی کی معیت کا حصول ایک مومن بندے کے لیے بہت بڑا اعزاز اور اکرام ہے۔جس خوش بخت اور محمود القسمت انسان کو معیت خداوندی کا شرف حاصل ہوجائے بھلا اس سے بڑا معزز مکرم اور محترم کون ہوسکتا ہے۔جس انسان کو معیت الٰہی حاصل ہوجائے تو وہ سمجھ لے کہ اسے بارگاہ ایزدی میں شرف تقرب مل چکا ہے ذکر باللسان اللہ تعالی کی معیت کا موثر ذریعہ ہے۔**ان اللہ تعالی یقول : انا مع عبدی اذا ذکرنی وتحرکت بی شفتاہ**"۔بے شک اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ساتھ حرکت کرتے ہیں۔

ذکر افضل ترین عمل ہے:۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا کہ لوگوں میں سے بہترین کون ہے آپ نے فرمایا کہ جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال اچھے ہوں اس اعرابی نے دوبارہ آپ ﷺ سے پوچھا کہ افضل ترین عمل کون سا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اس دنیائے فانی کو اس حال میں داغ مفارقت دے کہ تیری

زبان ذکرالٰہی سے تر ہو۔(مشکوٰۃ باب ذکراللہ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو تمہارے بہترین عمل کی خبر نہ دوں اور جو تمہارے رب کے پاس پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو بلند کرنے والا ہے اور تمہارے لیے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن کو ملو تم ان کی گردنیں کاٹو وہ تمہاری گردنیں کاٹیں صحابہ نے عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسول ضرور بتائیے آپ نے فرمایا اللہ کا ذکر (مشکوٰۃ ایضا باب ذکراللہ)

ذکر کے چند فوائد:۔(۱)فرشتے ذاکرین کو گھیر لیتے ہیں (مسلم) (۲)اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے(سورۃ الرعد۲/۱)۔(۳)ذاکر پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے (مسلم) (۴)ذاکر کا ملائکہ میں چرچا ہوتا ہے(مسلم)(۵)ذاکر سابقین سے ہے۔(مسلم)(۶)ذاکر شیطان کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رہتا ہے۔ (رواہ البخاری تعلیقا)

(۷)ذکر نجات کا سب سے بڑا ذریعہ ہے(ابن ماجہ)(۸)ذکر سے اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے(مشکوٰۃ)(۹)ذکر سے دل کی صفائی ہوتی ہے(مشکوٰۃ)(۱۰)ذکر افضل ترین عمل ہے۔(ترمذی)

تلک عشرۃ کاملۃ. کثرت ذکر بلندی درجات،علو مراتب اور ارتفاع منازل کا باعث ہے۔قال النبی ﷺ سبق المفردون قالوا وماالمفردون قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات.(مسلم)

اصلاح امت علماء کنونشن فاروق آباد

گزشتہ دنوں 26فروری 2012ء بروز اتوار صبح 8 بجے سے نماز عصر تک جامعہ تعلیم الاسلام بنات المسلمین مومن آباد فاروق آباد میں، ایمان افروز کنونشن منعقد ہوا۔کم وبیش 100علماء اور کثیر جماعتی احباب کی موجودگی میں مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی، پروفیسر ڈاکٹر آغا محمود یورش، مولانا محی الدین کنگن پوری، مولانا محمد ابراہیم خادم، مولانا محمد یوسف راشد، مولانا عبدالعزیز راشد، حاجی عبدالحمید مرید کے، حافظ محمد زبیر فیصل آبادی، پروفیسر عبدالرزاق ساجد، مولانا محمد رفیق طاہر، حافظ ابوبکر صدیق، ابوبکر سلطان، حافظ عطاء الرحمٰن ثاقب و دیگر علمائے کرام نے خطابات کیے۔صرف ”اللہ ہی داتا ہے“ کے نام پر خالص دودھ کی صبح 9 بجے سے آخر پروگرام تک جاری رہی۔الحمدللہ اللہ کو داتا ماننے والوں نے 25من دودھ اللہ کے مہمانوں کو پلایا اسکے علاوہ بھی ضیافت ہوتی رہی۔پروگرام حاضری و خطابات، انتظامات کے لحاظ سے بہت کامیاب اور نماز عصر کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

جبکہ شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نورپوری کی وفات حسرت آیات کے سبب بہت سے علماء شامل نہ ہو سکے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور اصلاح امت کے اس کارواں کو جاری و ساری رکھے۔آمین (شعبہ نشر و اشاعت مرکز اصلاح امت فاروق آباد)

خوشخبری

خطبات شاھد

جلدنمبر 3 شائع ھوچکی ھے

خطیب

میاں محمد سلیم شاھد امیر جماعت اہلحدیث پنجاب

دستیاب ھے

رابطہ نمبر: میاں محمد سلیم شاہد 0323-6233690

ایک قابل رشک جنازہ کا آنکھوں دیکھا حال

مولانا عبدالجبار مدنی .... مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور

خبر اتاني من ......موجع. كادت النفس عليه تزهق.

شیخنا المکرم حافظ عبدالمنان نورپوری صاحب شیخ زید ہسپتال میں تقریباً دس دن بے ہوشی کے عالم میں رہے۔ اس اثناء میں راقم الحروف و دیگر احباب تلامذہ ان کے لیے دعائیں کرتے رہے لیکن اللہ کی تقدیر غالب ہے اور غالب ہوگئی۔ آخر کار اتوار کی شب کو حافظ صاحب اللہ کو پیارے ہوگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون. کل نفس ذائقة الموت اتوار کو ہر طرف سے قافلے اور انفراداً جناح پارک (جو کہ جامعہ محمدیہ جی روڈ کے قریب ہی ہے) کی طرف آنا شروع ہوگئے۔ دور دراز کے شہروں سے لوگ حافظ صاحب کے جنازے میں شرکت کے لیے آرہے تھے۔ جامعہ اہلحدیث لاہور سے حافظ عبدالغفار روپڑی کی معیت میں تمام اساتذہ نماز ظہر کے بعد ٹیوٹہ میں سوار ہوکر روانہ ہوئے جب وہاں پہنچے تو نماز عصر کی جماعت ہورہی تھی، وضوء کا اہتمام وسیع پیمانے پر کیا گیا تھا اور لوگ عصر کی نماز ادا کررہے تھے۔ احباب جماعت حضرت حافظ صاحب کے دیدار کے لیے کوشش کررہے تھے لیکن اسپیکر سے بار بار اعلان ہورہا تھا کہ جنازے کے بعد سب کو دیدار کرایا جائے گا، یہ بھی اعلان کیا جارہا کوئی شخص بھی حافظ صاحب کی تصویر نہ بنائے جبکہ حافظ صاحب اپنی ہر تقریر سے پہلے بھی اور آخر میں بھی یہی اعلان کرتے تھے کہ میری تصویر نہ بنائی جائے۔ پورا گراؤنڈ علماء شیوخ و دیگر احباب جماعت سے بھرا ہوتھا اور ہر آنکھ اشکبار تھی۔ اس کے بعد شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بھٹوی متعنا اللہ بطول حیاتہ نے بڑے رقت آمیز اور حوصلے سے نماز جنازہ پڑھائی۔ ہر طرف سے سسکیاں اور آہستہ آہستہ رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔ جنازے کے بعد لوگ منظم اور غیر منظم طریقے سے حافظ صاحب کے دیدار کے لیے تشریف لارہے تھے۔ پتہ نہیں اللہ نے حافظ صاحب کے جنازہ کے لیے کہاں کہاں سے آدمی بھیج دیئے تھے پنجاب کے علاوہ دیگر صوبوں سے بھی لوگ کثیر تعداد میں حاضر ہوئے۔ فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالسلام بھٹوی فرمارہے تھے کہ مولانا اسمٰعیل سلفیؒ کے بعد اتنا بڑا جنازہ نہیں دیکھا گیا بلکہ سلفی صاحب کے جنازے سے بڑا جنازہ معلوم ہورہا تھا۔ لوگوں کے دلوں میں حافظ صاحب کی بے پناہ محبت تھی کی یہ واضح دلیل تھی۔ جیسا کہ حدیث شریف میں بھی آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبریل علیہ السلام کو ارشاد فرماتے ہیں کہ میں فلاں آدمی سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور پھر جبریل دیگر فرشتوں کو اطلاع دیتے ہیں تو آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور یہ قبولیت اہل زمین پر بھی ڈال دی جاتی ہے تو سب زمین والے بھی محبت کرتے ہیں، حقیقت میں اللہ نے لوگوں کے دلوں میں حافظ صاحب کی محبت ڈال دی تھی اور حافظ صاحب بھی ماشاء اللہ، اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے فرضی نماز روزوں کے علاوہ نفلی نماز روزوں کا اہتمام بہت کرتے تھے۔ بعض اخبار کے مطابق جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد 70 ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ وسیع وعریض گراؤنڈ کے علاوہ جی ٹی روڈ اور جامعہ محمدیہ کے اندر بھی نماز جنازہ پڑھنے والوں کی خاصی تعداد تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے جنازہ میں 40 آدمی موحد (توحید پرست) دعا کریں تو اللہ تعالیٰ سفارش قبول فرماتا ہے لیکن یہاں تو غیر محصور تعداد حافظ صاحب کے لیے دعائیں فرمارہے تھے حتیٰ کہ امام صاحب خود بھی آبدیدہ ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ سے امید واثق ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخش کر حضرت حافظ صاحب کو جنت الفردوس عطا فرمادیں گے۔ چھتوں پر بے شمار عورتیں اس منظر کو دیکھ رہی تھیں کہ یہ کس اللہ کے ولی کا جنازہ ہے؟ اور یہ کس قدر قابل رشک ہے۔ حافظ صاحب کا چہرہ ماشاء اللہ گلاب کے پھول کی طرح تھا، حدیث نبوی ﷺ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کا چہرہ تروتازہ رکھے جس نے میری حدیث کو سنا اور آگے لوگوں تک پہنچائے ......الخ۔ دس بارہ دن ہسپتال میں رہنے اور عدم خوراک کے باوجود نورپوریؒ کے چہرہ پر نور برس رہا تھا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جنازہ کے بعد حافظ صاحب کی چارپائی کو قبرستان میں لے جایا گیا وہاں بھی ازدحام تھا آخر کار آہوں، سسکیوں میں علوم القرآن والحدیث کے خزینہ کو لحد میں اتارا گیا۔ اس کے بعد بھائی اسعد بن محمود بن مولانا اسمٰعیل سلفیؒ کو دعاء کے لیے دعوت دی گئی انہوں نے بھی بڑی گریہ زاری سے دعاء فرمائی۔ حافظ صاحب کی وفات سے جو خلاء پیدا ہوا ہے بظاہر اس کا پُر ہونا مشکل ہے۔ عالم اسلام ایک عظیم محدث اور بطل جلیل اور تبحر فی العلوم شخصیت سے محروم ہوگیا۔ حافظ صاحب کا وجود عالم اسلام کے لیے ایک نعمت عظمیٰ تھی وہ تمام علوم میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ مختصر الفاظ میں شافی کافی مسکت جواب ارشاد فرماتے، لوگ ان کی تقریر کو بڑے انہماک سے سنتے، تصنیف میں بھی بہت اچھا ملکہ رکھتے تھے، 42 کتابوں کے مصنف تھے جن میں احکام ومسائل، نقد علی انور کشمیری فی فیض الباری زبردست اہمیت کی حامل کتابیں ہیں اس لیے ہر اہلحدیث کو ان کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اخلاقی طور پر بھی حافظ صاحب باکمال تھے اور مہمان نوازی میں بھی باجمال تھے اور چہرے کے لحاظ سے باجلال تھے۔ افسوس

نورپوری کا نور ہم سے ہوگیا دور

حقیقت یہی ہے کہ اس طرح کے اہل علم جو تواضع وانکساری کے حامل علماء کا اٹھ جانا قیامت کی نشانیوں میں سے بڑی نشانی ہے۔ دل بے چین ہے، صبر نہیں آرہا، جب روحانی اولاد کا یہ حال ہے تو ان کی حقیقی اولاد کس حد تک بے چین ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اللهم اغفرله وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسعله مدخله وادخله الجنة واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كمانقيت الثوب الابيض من الدنس. سقى الله تربته سحاب رحمته وجعل الله الجنة مثواه. آمین

اسلامی انقلاب وقت کی ضرورت ہے!

پروفیسر رعیت علی بقاپوری

اس وقت پاکستان اپنی سیاسی تاریخ کے نازک دور سے گزر رہا ہے۔ملک میں ہرطرف ڈاکوشاہی،لاقانونیت،انارکی،عدمِ ذمہ داری، معاشی بدحالی،سماجی بے چینی، اخلاقی پسماندگی،اورتہذیبی بحران کے حالات پائے جاتے ہیں۔سیاست کے ایوانوں میں وہ لوگ براجمان ہیں جوتقویٰ وطہارت،احساسِ ذمہ داری،دیانت داری،بصیرت اورقوت کردار سے عاری ہیں۔ریاست کے اربابِ نظم ونسق سول سروس کی ذمہ داریاں اداکرنے سے قاصر ہیں۔پاکستانی ریاست سیاسی،سماجی،اخلاقی اورتہذیبی توازن سے محروم ہوکراپنی بقاء کودرپیش چیلنج سے دوچار ہے۔عامۃ الناس پریشان ہیں،قیادت کاشدیدفقدان ہے،ایسی کیفیت میں کچھ لوگ مارشل لاء کی بات کررہے ہیں لیکن ضرورت اس امرکی ہے کہ اس وقت قوم کواصل حقائق سے آگاہ کیاجائے۔لوگوں کوبتلایاجائے کہ اصل مسئلہ کیاہے اوراس کاحل کیاہے؟ یہ روایت علم کی ایک مصدقہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاءؑ کے توسط سے انسانوں کوزندگی کے تمام شعبہ جات کے بارے میں ہدایات مفصل انداز میں عطاکردی ہیں۔اب ہمارافرض ہے کہ ہم اللہ پاک کی ان تعلیمات سے آگاہی حاصل کریں اوراُنکے مطابق اپنے عمل کے معیارات متعین کریں۔اللہ تعالیٰ نے تقریباًتمام الہامی کتب میں اورقرآن مجید میں تمام انسانوں کوہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اجتماعی امور کے نظم ونسق کے لیے دیانت دار،متقی،صاحب کردار،صاحب بصیرت اورصاحب علم افرادکوآگے لائیں۔ اپنے اجتماعی امورکی باگ ڈوران صالح افراد کے سپردکریں۔صالحین اورمتقین جب منصبِ قیادت پرفائز ہوں گے تووہ دنیامیں اورانسانی سماجات کے اندراللہ کی مشیت نافذ کریں گے۔وہ اللہ کی عبادت کے چلن کورواج دیں گے،صلوٰۃ وزکوٰۃ کانظام قائم کریں گے،وہ نیکیوں کوجاری کریں گے اورمنکرات کاخاتمہ کریں گے،وہ عدلِ اجتماعی اورعدلِ معاشی کے تصورات کوعملی جامہ پہنائیں گے،وہ روکھی سوکھی کھاکر عوام کوخوشحالی عطاکریں گے،ان کے دورمیں کوئی شخص بھوکانہیں سوئے گا۔ ان کے عہدخلافت میں کسی پرظلم نہ ہوگا، یہ متقی حکمران جب اقتدار کے ایوانوں میں جلوہ افروزہوں گے توبدی کی قوتیں دم توڑدیں گی،غنڈہ گردی اوردہشت گردی پھیلانے والے اسلامی حکومت اوراسلامی تعزیرات کے خوف سے عدل واحسان کی راہ پرآجائیں گے۔لوگ سکون اورراحت کے ساتھ اللہ کی بندگی کے مشن کی تکمیل کرسکیں گے،کسی کی عزت کوخطرہ لاحق نہ ہوگا،فضول رسومات کے بوجھ سے انسانی معاشروں کوآزادی مل جائے گی، لوگ سادہ اورمحنت کشی کی زندگی کے عادی ہوجائیں گے،کسی وڈیرے، نواب،رئیس،کسی جنرل،بیوروکریٹ اورعدلیہ کے رکن کوملک کے قانون کی خلاف ورزی کرنے کی جرأت نہ ہوگی لیکن یہ ہماراجرم ہے کہ ہم نے اپنے ملک میں ایک ایساسیاسی اورتہذیبی کلچراپنارکھاہے جوسراسرانسانیت کے خلاف ہے۔اقتدار کے ایوانوں میں بدکردار اورفاسق وفاجرلوگ براجمان ہیں،یہ بدکردار اورخبیث انسان قومی خزانے کوبے دریغ لوٹتے ہیں، ہزاروں ایکڑاراضی پرقبضہ جماتے ہیں،اپنے عزیزوں، دوستوں کوبڑے بڑے عہدوں پرفائز کرتے ہیں ملک میں عیاشی اورفضول خرچی کے رویوں کوعام کرتے ہیں،رنگ ونورکی محفلیں سجاتے ہیں،مجالس آئین ساز میں بیری وش عورتوں کے دیدار سے لطف اندوزہوتے ہیں،غیرملکی آقاؤں کے اشاروں پراپنے ہی ملک کے دیانت داراورخداترس عوام کوقتل کرنے لگتے ہیں،منصوبہ سازی اورعلمدرآمد کے بیراسس سے دوررہتے ہیں،حکومت کے ایوانوں میں عیاشی وفحاشی اورنغمہ وموسیقی کی محفلیں سجاتے ہیں۔بیرونی ممالک کے فضول خرچ دورے کرتے ہیں اوران پراربوں روپے ضائع کرتے ہیں،بڑے بڑے محلات تعمیر کرتے ہیں اوران میں دادعیش دیتے ہیں،کروڑوں،اربوں کی گاڑیاں خریدتے ہیں،اپنی بیویوں کواربوں کے تحفے دیتے ہیں،ملک میں حرام کاری کے چلن کوعام کرتے ہیں،ذرائع ابلاغ کی لگامیں ڈھیلی کردیتے ہیں تاکہ وہ بلاخوف فحاشی کے کلچرکوفروغ دے سکیں اوران کے ماتحت فوج،پولیس،عدلیہ اورانتظامیہ کے شعبے بحران شکار ہو جاتے ہیں کیونکہ سرکاری مناصب پرنااہل لوگ متعین ہونے لگتے ہیں،اس طرح ریاست کاکاروبارمتاثر ہوتاہے،ظالموں کوظلم کی شہ ملتی ہے،کرپشن کا دوردورہ ہوجاتاہے،لاقانونیت ڈیرے ڈال لیتی ہے،ملک میں جنگل کا قانون جاری وساری ہوجاتاہے،معاشرے کے طاقتورافرادملکی وسائل کی لوٹ مارشروع کردیتے ہیں۔چوراورڈاکوعوام کی جائیدادوں پرڈاکہ ڈالنے کی راہ اختیارکرلیتے ہیں،ہرفردسماج اپنے فرض سے سبکدوش ہوکربدعنوانی کے راستے پرچل پڑتاہے،عوام بیچارے اذیتوں اوردکھوں کے جال میں پھنس جاتے ہیں وہ لوگ جوعوامی خدمت کے عہدوں پرمتمکن ہوتے ہیں وہ عوام پرظلم وجبرکے تازیانے برسانے لگتے ہیں۔امیرلوگ بڑے بڑے بنگلے بناتے ہیں،شادیوں پربے پناہ اسراف کامظاہرہ کرتے ہیں،اپنی شاندار حویلیوں میں نئے ماڈل کی گاڑیاں لاکران حویلیوں کی شان وشوکت کومزید بڑھاتے ہیں،غرباء ومساکین پرعرصہ حیات تنگ ہوجاتاہے،مہنگائی کا عفریت پورے سماج کواپنے شکنجے میں جکڑلیتاہے،تاجرعوامی مفادات کاقتل عام کرنے لگتے ہیں،ہرچیز کے نرخ آسمان سے باتیں کرنے لگتے ہیں، لوگ حرص وہوس کی دیوی کے پرستاربن کراس دنیاکوجہنم کدے میں بدل دیتے ہیں،شرفاء غنڈوں اورجابروں کے ڈرسے گھروں میں دبک کربیٹھ جاتے ہیں،دنیوی تعلیم عام ہوجاتی ہے،ہرآدمی دولت کی دوڑمیں شریک ہو جاتاہے،اخلاقی قدریں زوال پذیرہوکرسماجی رویوں سے غائب ہوجاتی

ہیں، فتنہ وفساد کے شعلے بھڑکنے لگتے ہیں اور لوگ دستِ دعا بلند کر کے اللہ پاک کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں کہ یا اللہ تیری زمین فتنہ وفساد کی آگ سے بھر گئی ہے، ہماری نجات کے لیے آسمان کی بلندیوں سے کوئی فاروقؓ یا کوئی صلاح الدین ایوبی بھیج دے۔ جب سماجی، اخلاقی، تمدنی اور معاشی صورتحال یہ رُخ اختیار کرتی ہے تب انقلاب کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں لیکن عجیب بات یہ ہے کہ پاکستان میں یہ صورتحال پچھلے تیس سال سے نظر آرہی ہے اور بحران کی اس کیفیت میں لحہ بہ لحہ اضافہ ہو رہا ہے لیکن پاکستان کی پاک دھرتی انقلاب کے سویرے کو ترس رہی ہے۔ غریب بیچارے خودسوزیاں کر رہے ہیں جبکہ حکمرانوں کے بچے عیاشیاں کر کے ان کی خودسوزیوں سے محظوظ ہو رہے ہیں اصل میں سبب یہ ہے کہ پاکستان کے تابکار حکمران فوج اور پولیس کی مستحکم تنظیم کے سہارے اپنے فاسقانہ اقتدار کے جبر کو قائم رکھے ہوئے ہیں وہ لوگ جو انقلاب لانے کا ارادہ رکھتے ہیں جو ملک کے سیاسی اور سماجی منظرنامے کو بدلنا چاہتے ہیں اور یہاں اسلام کا نظامِ خلافت لانا چاہتے ہیں، وہ بے بس ہیں، عوام ان کا ساتھ دینے سے کتراتے ہیں اور پولیس اور افواج ان کے نیک عزائم کی راہ میں سدِسکندری بن کر کھڑی ہیں، اس لیے راقم کی رائے یہی ہے کہ صبر وتحمل سے کام لے کر علمائے عصر دعوت وتبلیغ کے محاذ پر سرگرم عمل ہو جائیں، وہ عوام کو اسلام کے سیاسی، تہذیبی، معاشی، سماجی اور اخلاقی نظام کی برکتوں سے آگاہ کریں، ایسے دعوتی اور تعلیمی ادارے قائم کریں جہاں سے بڑے بڑے دانشور، سائنس دان، بیوروکریٹ، عدلیہ کے جج صاحبان، فوج کے جنرل اور انتظامیہ کے افسران تیار ہو کر نکلیں، یہ لوگ اسلامی نظام حیات کے تصورات سے لیس ہو کر اسلام کے تیار کردہ ذہنی سانچے میں ڈھلیں گے، عوام کو اسلامی نظام کی برکات کا شعور ہوگا، الدعوۃ اکیڈمیوں سے اسلامی نظام حیات کے پیروکار افراد تیار ہونے لگیں گے۔ اس طرح اسلامی انقلاب کی فضاء تیار ہوگی اور تاریخ کا وہ محیر العقول اسلامی انقلاب برپا ہوگا جس نے آج سے پندرہ سو برس قبل اپنے وقت کی جابرانہ سلطنتوں کے پرخچے اڑا دیے تھے اور ظلم وجبر کی ان ریاستوں کی جگہ عدل واحسان کی اسلامی ریاست قائم کی تھی کہ جس میں خلیفہ وقت بھی عوام کی عدالت میں آ کر خود کو احتساب کے لیے پیش کرتا تھا یہ انسانی تاریخ کا وہ اثر انگیز انقلاب تھا کہ جس کی تعبیر کرنے سے ٹوئن بی جیسا ماہر تہذیب وتاریخ بھی عاجز ہے۔ اس انقلاب نے اپنے وقت کے جابروں کو اس طرح کچلا تھا کہ چند ہی برسوں میں ان کا نام لینے والا باقی نہ رہا تھا۔ جبر وظلم کے سارے نشانات مٹا دیے گئے، انسانوں کی حکمرانی کے چلن کا خاتمہ کر دیا گیا اور اللہ ذوالجلال کی بادشاہی زمین پر قائم کر دی گئی۔ انسانوں کو انسان کے تسلط سے آزاد کر کے اللہ کا بندہ بنا دیا گیا، اس کی خودداری بحال کر دی گئی، اس طرح چشم فلک نے ایک نیا انسان دیکھا جو کہ انسانوں کا خیر خواہ تھا یہ نیا انسان ایک عادل حکمران اور نیک کردار قاضی بن کر عوام کے لیے فرشتہ رحمت ثابت ہوا۔ یہ متقی اور صالح انسان عدل کی تلوار لے کر دنیا میں نکلا اور اس نے جبر واستبداد کے ضابطوں پر قائم سلطنتوں کے تختے الٹ دیے، اس نے سپین میں اسلامی حکومت قائم کی اور سپین میں جبل الطارق کی پہاڑی آج بھی ان پاکباز انسانوں کے جاہ وجلال کی گواہ ہے کہ جو عرب کے ریگزاروں سے ابھرے اور دنیا کی تسخیر کے مشن پر نکلے۔ انہوں نے عدل واحسان کے اصولوں پر استوار ریاستیں قائم کیں۔ انہوں نے مخدومیت کا کلچر ختم کر کے خادمیت کے رجحانات کو عام کیا، جبر کے نظام کی خوفناک افواج ان قدسی صفت انسانوں کی تلوار کی کاٹ سے نیست و نابود ہو گئیں اور دنیا میں دورِ رحمت کی ٹھنڈی ہوائیں چلیں۔

آج بھی ظلم وجبر کا وہی شاہی واستبدادی سسٹم دنیا میں اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہے۔ آج بھی انسان انسان کا غلام ہے، آج بھی طاقتور کمزور کے حقوق غصب کر رہا ہے اور آج کے حکمران بھی قیصر وکسریٰ کی طرح عیاشی کر رہے ہیں، آج بھی جبر کے اس سیاہ اور تاریک نظام کو ختم کرنیکی اشد ضرورت ہے ورنہ پاکستانی قوم خانہ جنگی کے عذاب سے دوچار ہو کر صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گی۔ آج تاریخ صدا دے رہی ہے کہ ہے کوئی خالد بن ولیدؓ، ہے کوئی فاروق اعظمؓ، ہے کوئی صلاح الدین ایوبی جو کہ ملک کے سیاسی اُفق پر درخشندہ ستارہ بن کر ابھرے اور ظلمتوں اور اندھیروں کے راج کو ختم کر کے عدل فاروقیؓ کی تابندہ روایات کو زندہ کرے۔ آج کی سسکتی تڑپتی پاکستانی ملت ان ظالموں کے ظلم سے تنگ آ گئی ہے اور وہ آسمانی مسیحا کی راہ تک رہی ہے جو انہیں ان بھیڑیوں اور خنزیروں سے نجات دلائے اس لیے ان درندہ صفت حکمرانوں نے پاکستانی سرزمین کو اپنے ظلم وجبر سے بھر دیا ہے اور اس کے عوام کو لاتعداد اذیتوں کے سپرد کر دیا ہے۔ انہوں نے پاکستان کو عبرانستان میں بدل کر اس کے باشندوں کا سکون غارت کر دیا ہے انہوں نے بہنوں کے بھائی اور ماؤں کے جگر گوشے ذبح کر دیے ہیں، انہوں نے عوام کی آزادی پر شب خون مار کر عوام کو اپنا قیدی بنالیا ہے انہوں نے عدل کا قتل عام کیا ہے، انہوں نے پاکستانی ریاست کو لوٹ لوٹ کر کنگال کر دیا ہے۔ اب عوام نہیں بلکہ تاریخ خود ان ظالموں کے خلاف مدعی بن کر اللہ پاک کی عدالت میں ان کے خلاف فردِ جرم عائد کر رہی ہے ان شاء اللہ وہ وقت قریب ہے جب اسی دھرتی پر میزان عدل نصب ہوگا تب تخت گرائے جائیں گے، تاج اچھالے جائیں گے اور ان لعین وخبیث جابروں اور فاسقوں کو تختہ پائے دار پر لٹکا دیا جائے گا، تا کہ معصوم ومظلوم عوام کی طرف سے اجتماعی انتقام کا عمل پایہ تکمیل کو پہنچ سکے۔ آسمان کی بلندیوں سے حکیم الامت کی یہ صدا میرے کانوں میں رس گھول رہی ہے اور میرے قلب کے تاروں کو چھیڑ کر مجھے انقلاب کی راہ دکھا رہی ہے کہ:

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
فون مدیر مسئول (042) 5854010
فون مدیر اعلیٰ 6581025 (042)
تنظیم اہلحدیث
C.P.L - 104

بمقام جامعہ علوم اثریہ جہلم — بتاریخ 23 جمعۃ المبارک 24 ہفتہ مارچ 2012 — صبح 8 بجے سے شام 6 بجے تک

11 واں سالانہ

آنکھوں کے علاج اور آپریشن کا

فری آئی کیمپ

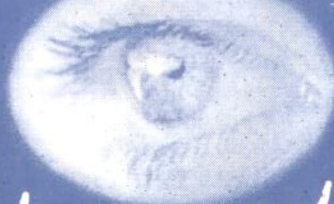

4 ذیلی او پی ڈی فری آئی کیمپ

19 مارچ بروز سوموار بوقت 9 بجے تا 2 بجے
بمقام بیٹھک حاجی عطاء اللہ چدھڑ، للہ بھرانہ، پنڈ دادنخان

20 مارچ بروز منگل بوقت 9 بجے تا 2 بجے
بمقام مدرسہ دار القرآن والحدیث بالمقابل النور سکول (بوائز کیمپس) شہیداں والی روڈ، منڈی بہاؤالدین

21 مارچ بروز بدھ بوقت 8 بجے تا 12 بجے
بمقام جامع مسجد اہل حدیث، موہڑہ پڑی نزد بس سٹینڈ سوہاوہ

21 مارچ بروز بدھ بوقت 3 بجے تا 6 بجے
بمقام مرکزی جامع مسجد اہل حدیث، چترپڑی ضلع میرپور

بتعاون
البصر انٹرنیشنل فاؤنڈیشن
مؤسسة البصر الخيرية

زیر انتظام
الابراہیم آئی ہسپتال ملیر، کراچی

زیر اہتمام
- مرکزی جمعیت اہل حدیث
- انجمن اہل حدیث
- اہل حدیث یوتھ فورس
- اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن
جہلم

فون جامعہ 613684-71 پرنسپل 613670 فیکس 613672 کوڈ نمبر 0544

رابطہ نمبرز: صدیق یوسفی 0302-8781181 — ارشد سیٹھی 0300-9523406 — عبدالصبور 0321-5918914

ڈیزائنگ محمد عبداللہ جابر - اردو بازار لاہور 0321-4041993